سرسبز و شاداب رہے وہ شخص جو میری حدیث کو یاد کرتا ہے
اور پھر اسے اسی طرح آگے پہنچا دیتا ہے۔ (الحدیث)

تحفے میں دینے کے لیے نادر کتاب

فضائلِ اعمال

دلیل کے ساتھ اعمال کے فضائل کا تذکرہ

جمع وترتیب

ابو حارث نعیم الرحمان

نظر ثانی

محمد ابراهیم بن بشیر الحسینوی
مدیر: جامعہ امام احمد بن حنبلؒ، قصور

ناشر

دار ابن بشیر للنشر والتوزیع

03024056187

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

فضائلِ اعمال

جمع وترتیب
ابو حارث نعیم الرحمان

نظر ثانی
محمد ابراہیم بن بشیر الحسینوی

اشاعت.. اکتوبر 2017ء

ناشر

دار ابن بشیر للنشر والتوزیع

حسین خانوالا ہٹھاڑ
تحصیل وضلع قصور، پنجاب۔ پاکستان
+92 302 4056 187

Email: ialhusainwy@gmail.com Web: www.ihitrust.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ

کے نام سے شروع کرتا ہوں

جو بڑا ہی مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے

فہرست مضامین

- عرض مولف 7
- تقریظ 11
- عرضِ ناشر 11
- لا الہ الا اللہ کی فضیلت 14
- اسلام قبول کرنے کی فضیلت 16
- نیت کی فضیلت واہمیت 17
- نماز کی اہمیت 19
- روزے کی فضیلت 22
- انفاق فی سبیل اللہ کی فضیلت واہمیت 24
- حج وعمرہ کی فضیلت 27
- جہاد کی فضیلت 29
- علم کی فضیلت 33
- جمعہ کی فضیلت 36
- نکاح کی فضیلت 39
- جنازے میں شرکت کی فضیلت 41
- وتر کی فضیلت 42
- اذان کی فضیلت 44
- یتیم کی کفالت کی فضیلت 46
- زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کی فضیلت 47
- نوافل کی فضیلت 48
- اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کی فضیلت 52
- رسول ﷺ سے محبت کرنے کی فضیلت 54

- سچ کی فضیلت 56
- نیکی کا حکم، اور برائی سے روکنے کی فضیلت 58
- بیمار کی بیمار پرسی کی فضیلت 62
- مہمان نوازی کی فضیلت 65
- امانت داری کی فضیلت 67
- صلح کروانے کی فضیلت 69
- صبر کی فضیلت 71
- شکر کی فضیلت 74
- حیا کی فضیلت 76
- سوال نہ کرنے کی فضیلت 78
- مخلوق پر رحم کرنے کی فضیلت 80
- تحفہ دینے کی فضیلت 82
- حسن اخلاق کی فضیلت 84
- صلہ رحمی کی فضیلت 86
- معاملات میں نرمی کی فضیلت 88
- مسلمان کے حقوق کی فضیلت 90
- والدین کے حقوق کی فضیلت 92
- اولاد کے حقوق کی فضیلت 94
- خاوند اور بیوی کے حقوق کی فضیلت 96
- ہمسائیوں کے حقوق کی فضیلت 98
- قرآن مجید کی تلاوت کی فضیلت 100
- درود و سلام کی فضیلت 104
- دعا کی فضیلت 107
- اذکار کی فضیلت 110
- اللہ کے ذکر کی فضیلت 116

عرض مولف

ان الحمد للّٰہ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا تو ساتھ ہی اس کی رشد و ہدایت اور راہنمائی کے لیے دین بھیج دیا جسے ہم اسلام کہتے ہیں۔اس دین میں ہر قسم کی راہنمائی موجود ہے۔ گویا کہ اس کے ہر عمل میں حکمتیں پنہاں ہیں اور بھلائیاں ہی بھلائیاں ہیں۔ اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے مختصر کتاب مرتب کی ہے جن میں ضروری اعمال کو ان کے فضائل کے ساتھ بمع دلائل جمع کر دیا ہے۔اس کتاب کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ہم نے معاشرتی حوالے سے ہر عمل کے مختصر فوائد بیان کیے ہیں جو یقیناً سمجھنے کے قابل ہیں۔

یہ کتاب ہر خاص و عام کے لیے برابر مفید ہے۔ مدارس، یونیورسٹیوں اور کالجوں کے طلباء اسے باآسانی سمجھ سکتے ہیں۔ ایسے خطیب جنھیں فضائل پر مبنی احادیث کی تلاش ہوتی ہے وہ اس کتاب سے اچھا خاصہ مواد حاصل کر سکتے ہیں۔ہم نے یہ کتاب بہت سے اہل علم پر پیش کی اور ان سے رائے لی کے کیا یہ کتاب مفید ہے؟ تو الحمدللہ اچھا تاثر ملا۔

الشیخ محمد ابراہیم بن بشیر الحسینوی حفظہ اللہ نے اس کتاب کی نظر ثانی فرمائی اور ساتھ علوم حدیث کے حوالے سے مدلل تبصرہ فرمایا جو کہ عرض ناشر کے موضوع سے شامل کتاب ہے۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کے انھوں نے بھرپور ساتھ دیا۔اس کے علاوہ میں ان احباب کا ممنون ہوں جنھوں نے اس کتاب کو آسان سے آسان تر بنانے میں قابل قدر آراء سے نوازا اور مدد کی ، اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

انسان چونکہ حریص واقع ہوا ہے، اگر اسے کسی چیز کا فائدہ بتا دیا جائے تو یہ اُسے کرنے اور فائدہ پا لینے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ اسی چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے احادیث جمع

کیں اور انھیں ترتیب دیا اور الحمدللہ اب یہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔

مزید براں اس کتاب میں کوئی غلطی ، کوتاہی پائیں تو ہمیں اطلاع دیں کیونکہ انسان ہونے کے ناطے غلطی ممکن ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو شائع کرنے والوں کو خصوصا الشیخ محمد ابراہیم بن بشیر الحسینوی حفظہ اللہ کو جزائے خیر عطا فرمائے جنھوں نے اپنے ادارہ سے کتاب ھذا کی اشاعت میں ہمارے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ اس کتاب کے ٹائٹل میکر محترم انجنیئر ابوتراب بھائی کا میں شکرگزار ہوں کے انھوں نے خصوصی تعاون فرمایا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو میرے لیے، میرے والدین اور اساتذہ کے لیے باعث نجات بنائے اور ہم سب کے لیے نافع بنائے۔ آمین

آپ کا بھائی

ابو حارث نعیم الرحمان

+923035403114

30/09/2017

◆◆◆◆◆◆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

دین اسلام عبادات وعقائد و اخلاقیات کا مجموعہ ہے۔جس طرح ان تمام تر امور کا ثبوت کتاب اللہ اور سنت صحیحہ سے ہی ہوتا ہے۔اور غیر صحیح روایات یا من گھڑت تصورات واعمال دین کا حصہ نہیں بن سکتے۔ اسی طرح کسی بھی عمل کی فضیلت اور اجر وثواب کا تعین قیل وقال یا تخمین وظن سے نہیں ہوسکتا بلکہ کسی بھی عمل کی فضیلت یا اجر ثابت کرنے کے لیے بھی کتاب اللہ یا سنت صحیحہ کا ہونا ضروری ہے۔ کچھ لوگ ضعیف روایات کوفضائل اعمال میں قبول کرنے کے قائل ہیں لیکن انکا یہ نظریہ قطعا غلط ہے۔ کیونکہ اعمال کی فضیلت کی نسبت بھی اللہ یا اس کے رسول ﷺ کی طرف کی جاتی ہے تو یہ بھی ((مَنْ يقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّار)) " یعنی جس نے بھی کوئی ایسی بات مجھ سے منسوب کر کے کہی جو میں نہ کہی ہوتو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے'' (صحيح البخاری: 109) کے تحت سنگین جرم ہے۔

اور کچھ لوگ تو ان سے بھی دو ہاتھ آگے بڑھے اور اعمال کے اثبات کے لیے بھی ایسی ضعیف روایات کا سہارا لینے لگے جن میں ان عملوں کی کچھ فضیلت مذکور ہوتی ہے۔ اور بنیاد اس بات کو بنایا کہ بعض اہل علم فضائل اعمال میں ضعیف روایات کو قبول کرنے کے قائل ہیں۔ حالانکہ کسی بھی عمل کا اثبات الگ شے اور ثابت شدہ عمل کی فضیلت چیزے دیگری ہے۔ یعنی فضائل اعمال میں ضعیف روایات کو قبول کرنے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی عمل کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ ﷺ سے ثابت شدہ ہو اور اس کی فضیلت کسی ضعیف روایت میں آجائے تو اس فضیلت والی روایت کو اس لیے قبول کرلیا جائے گا کہ اس روایت سے عمل کرنے کی ترغیب ہوگی لیکن کوئی ایسا عمل دین میں داخل نہ ہوگا جو دین میں موجود نہیں۔ جیسا کہ پہلے وضاحت ہوچکی کہ یہ موقف بھی غلط ہے۔ لیکن اس موقف کو سمجھنے سے بھی بہت سے لوگ قاصر رہے اور

من گھڑت اور موضوع روایات میں غیر ثابت شدہ عمل کی فضیلت کی بنا پر بدعت کے مرتکب ہونے لگے۔

انسانی طبع ان کاموں کی طرف جلد مائل وراغب ہوتی ہے جن کی کچھ فضیلت یا اجر بتا دیا جائے۔ اور اکثر لوگ یہ نہیں جانتے کہ کسی بھی عمل کو فرض قرار دے دینا اس عمل کی سب سے بڑی فضیلت ہے۔ فرضیت سے بڑھ کر کوئی فضیلت نہیں۔ اور وہ فرائض جنہیں ارکان ایمان یا ارکان اسلام کا درجہ مل گیا وہ باقی فرائض سے بھی زیادہ افضل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے لوگ فرائض کی پابندی کرنے میں کوتاہی برتتے ہیں لیکن اگر کسی نفل عمل کی فضیلت بتا دی جائے تو اس کی ساری زندگی پابندی کرتے رہتے ہیں کہ یہ کام کرنے سے اتنا ثواب ہوگا۔

اس لیے ضروری ہے کہ عوام میں یہ شعور بیدار کیا جائے کہ نوافل کی جتنی بھی فضیلت یا اجر رکھتے ہوں وہ فرائض کے برابر نہیں ہو سکتے۔

اور یہ بھی ضروری ہے کہ اعمال خواہ فرض ہوں یا نفل اگر ان کی کوئی فضیلت قرآن یا سنت صحیحہ میں وارد ہوئی ہے تو اسے بھی بیان کیا جائے تاکہ لوگوں میں عمل کی رغبت پیدا ہو اور معاشرہ سے بے عملی کا خاتمہ ہو۔ کیونکہ نوافل فرائض پر پابندی کروانے کا ذریعہ بھی بن جاتے ہیں۔

اس میدان میں ہمارے محترم دوست نعیم الرحمان قصوری صاحب کی یہ کاوش قابل قدر ہے کہ انہوں نے صحیح روایات کا انتخاب کرتے ہوئے کچھ اعمال کے فضائل جمع کیے ہیں۔

اس سے قبل مکتبہ بیت السلام سے شائع ہونے والی صحیح فضائل اعمال اور مکتبہ الکریمیہ کی طرف سے نشر کردہ صحیح اور مستند فضائل اعمال قابل قدر اور لائق تحسین ہیں۔ اور یہ کتاب اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے کاتب ''ناشر'' اور اس کے معاونین کے لیے اسے صدقہ جاریہ بنائے اور راقم سطور اور قاری سمیت تمام لوگوں کو عمل کی توفیق سے نوازے۔ آمین۔

وکتبہ

ابو عبدالرحمٰن محمد رفیق طاہر

مدرس جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

عرضِ ناشر

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اشهد ان لااله الا الله
واشهد ان محمد اعبده ورسوله امابعد:

اللہ تعالی نے اپنے بندوں کی ہر طرح رہنمائی فرمائی ہے تا کہ وہ دنیا وآخرت میں سرخرو ہو جائیں۔ جہاں عقیدہ، احکام، آخرت کے بہت سے مسائل بیان ہوئے ہیں وہاں غافلوں کو دین پر گامزن کرنے کے لیے رغبت وفضائل کا بھی بھرپور اہتمام فرمایا ہے۔ رغبت فائدہ ملتا ہے۔ کسی کو کہا جائے کہ تم کام کرو گے تو فلاں چیز ملے گی۔ اس انعام کے حصول کی خاطر وہ کام جلد ہو جاتا ہے۔ قرآن وحدیث میں ہر ہر اچھے کام کی رغبت موجود ہے۔

فضائل اعمال کی بنیاد قرآن اور احادیث صحیحہ پر ہے۔ ضعیف اور من گھڑت قصے اور غیر ثابت روایات سے فضائل ثابت کرنا درست نہیں۔ ہمارا دین کسی غیر ثابت بات کا محتاج نہیں ہے۔ ہم نے اپنی ایک کتاب میں اسی مسئلے پر بحث لکھی وہ پیش خدمت ہے:

فضائلِ اعمال میں ضعیف حدیث کو قبول کرنے کی شرائط:

بعض کہتے ہیں: فضائلِ اعمال میں ضعیف حدیث چند شرائط کے ساتھ مقبول ہے وہ شرطیں درج ذیل ہیں:

① اس حدیث میں ضعف شدید نہ ہو، کذاب، متہم بالکذب اور فحش الغلط کی روایت نہ ہو، اس شرط پر اتفاق ہے۔
② عام دلیل کے تحت درج ہو۔
③ اس پر عمل کرتے وقت اس کے ثبوت کا عقیدہ نہ رکھا جائے۔ (القول البدیع فی فضل الصلاة علی الحبیب الشفیع: ص٢٥٨) پہلی شرط پر حافظ علائی نے علماء کا

اتفاق نقل کیا ہے۔ (تدریب الراوی:۱/ ۲۹۸)

④ عمل کرنے والے کا یہ عقیدہ ہو کہ حدیث ضعیف ہے۔

(تبیین العجب بماورد فی فضائل رجب لابن حجر:۲۷)

⑤ مدح اور ذم کے لحاظ سے اس حدیث میں بیان کردہ مسئلہ شریعت میں ثابت ہو۔

⑥ یہ ضعیف حدیث صحیح حدیث کی تفصیلات و توضیحات وغیرہ پر مشتمل نہ ہو۔ (حکم العمل بالحدیث الضعیف فی فضائل الاعمال لاشرف بن سعید المصری:ص۵۵)

تبصرہ:

کیونکہ غیر ثابت چیز کی رسول اللہ ﷺ کی طرف نسبت کرنا ہی درست نہیں ہے۔ دین اسلام مکمل ہے اس میں ذرہ بھی نقص نہیں ہے تو فضائل میں غیر ثابت چیز کو دین میں داخل کرنا مشعر ہے کہ دین میں یہ فضائل کی کمی تھی۔ معاذ اللہ

محدث العصر امام محبّ اللہ شاہ رشدی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''میں سمجھتا ہوں کہ حافظ ابن حجر نے ضعیف حدیث کے فضائلِ اعمال میں قبولیت کی جو شرائط تحریر فرمائی ہیں، وہ بھی دراصل ضعیف سے روکنا ہی مقصود ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ انھوں نے ضعیف حدیث کی مقبولیت کے متعلق براہ راست اس لیے اظہار کی جرات نہیں فرمائی کہ چند بڑے بڑے فضلاء علماء مثلاً امام احمد جیسے بزرگوں نے بھی ایسی ضعیف حدیث جو موضوع، مضطرب اور منکر نہ، ہو اس پر عمل میں کچھ تساہل اختیار کیا ہے، لیکن حافظ وغیرہ کی صحیح حکمت عملی نے ایسی شروط مقرر فرما دیں جو نہ تو ان کا پوری طرح سے ایفاء ہی ہوسکتا ہے اور نہ ہی وہ قابل عمل بن سکتی ہیں۔ فجزاہ اللہ خیرا (ضعیف احادیث کی معرفت اور ان کی شرعی حیثیت:ص۴۷۲)

ان شرائط پر مفصل بحث وتنقید شیخ غازی عزیر مبارک پوری حفظہ اللہ نے اپنی کتاب (ضعیف احادیث کی معرفت اور ان کی شرعی حیثیت:ص۴۶۲۔۵۱۳) میں کی ہے۔

(تخریج وتحقیق کے اصول وضوابط ص:۷۶۔۸۶)

افسوس ہوتا ہے ان ''فضائل اعمال'' کو دیکھ کر جو بعض نے اپنے نصاب بھی مقرر کیے

ہوئے ہیں جن میں جھوٹی روایات اور باطل قصوں کی بھرمار ہے اللہ تعالیٰ امت کو ان سے محفوظ فرمائے۔آمین

ہمارے فاضل بھائی مولانا نعیم الرحمٰن حفظہ اللہ نے مختصر انداز میں فضائل اعمال جمع کر کے امت پر احسان کیا کہ پبلک مختصر وقت میں ان مبارک فضائل سے اپنے سینوں کو منور کریں اور دین کی طرف راغب ہوں۔اللہ تعالیٰ اس مختصر رسالہ کو مصنف،ناشر اور معاونین کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔آمین

العبد

ابو رمیثہ محمد ابراهیم بن بشیر الحسینوی

مدیر: دار ابن بشیر للنشر والتوزیع

وجامعہ امام احمد بن حنبل بائی پاس چوک،قصور

30-9-2017

◆◆◆◆◆◆

لا الہ الا اللہ کی فضیلت

① رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ''لا الہ الا اللہ'' کہا اور اس کے دل میں ذرا برابر بھی ایمان ہے تو وہ (ایک نہ ایک دن) دوزخ سے ضرور نکلے گا اور دوزخ سے وہ شخص ضرور نکلے گا جس نے کلمہ پڑھا اور اس کے دل میں گیہوں کے دانے برابر ایمان ہے اور دوزخ سے وہ (بھی) نکلے گا جس نے کلمہ پڑھا اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہے۔(صحیح بخاری ، حدیث نمبر 44)

② سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص سچے دل سے اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں، تو اللہ تعالیٰ اس کو (دوزخ کی) آگ پر حرام کر دیتا ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! کیا اس بات سے میں لوگوں کو باخبر نہ کر دوں تا کہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا (اگر تم یہ خبر سناؤ گے) تو لوگ اس پر بھروسہ کر بیٹھیں گے (اور عمل چھوڑ دیں گے) معاذؓ نے یہ حدیث انتقال کے وقت اس خیال سے بیان فرما دی کہ کہیں حدیث رسول چھپانے کے گناہ پر ان سے آخرت میں مواخذہ نہ ہو۔ (صحیح بخاری ، حدیث نمبر 128)

③ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ سے میں نے سوال کیا یا رسول اللہ! قیامت کے دن آپ ﷺ کی شفاعت کا سب سے زیادہ کون مستحق ہوگا (کس کی قسمت میں یہ نعمت ہوگی) آپ ﷺ نے فرمایا: ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) میں جانتا تھا کہ تجھ سے پہلے کوئی یہ بات مجھ سے نہیں پوچھے گا، کیونکہ میں دیکھتا ہوں تجھے حدیث سننے کی کتنی حرص ہے (اب سن لے) سب سے زیادہ میری شفاعت کا نصیب ہونا اس شخص کے لئے ہوگا، جس نے اپنے دل سے

یا اپنے دل کے خلوص سے لا الہ الا اللہ کہا ہو۔

(بخاری، جلد اول کتاب العلم، حدیث نمبر:98)

④ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس حال میں فوت ہو جائے کہ اسے اس بات کا یقین ہو کہ اللہ جل شانہ کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں تو وہ جنت میں جائے گا۔ (مسلم، کتاب الایمان)

مندرجہ بالا احادیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ لا الہ الا اللہ کی کس قدر اہمیت ہے۔ لا الہ الا اللہ کہنے والا ضرور جنت میں داخل ہو گا لیکن اس کلمے کے تقاضے پورے کرنا لازم ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھبراہٹ کے وقت بھی لا الہ الا اللہ کا ورد کیا کرتے تھے اور یہ وہی کلمہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بتایا گیا تا کہ وہ اس کا ورد کیا کریں۔ یقیناً یہ ایک بہت زیادہ فضیلت والا عمل ہے اور تمام انبیا و رسل اسی بات کی دعوت دیتے آئے ہیں کہ اللہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ چونکہ یہ بات عقیدہ کی ہے تو انسان کا عقیدہ درست ہونا ضروری ہے، اگر عقیدہ درست ہے تو کامیابیاں قدم چومیں گی ورنہ آخرت میں بھی اور اس دنیا میں بھی رسوائیاں ہی رسوائیاں ہیں۔ جب انسان اس بات کا اقرار کر لیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں تو اس بات کا مطلب یہ ہے کہ اس نے اللہ کو الوہیت، ربوبیت اور صفات اور صفات کے تقاضوں میں یکتا و اکیلا مان لیا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اللہ وحدہ لاشریک کے علاوہ کوئی رب، خالق، مدبر، عبادت و بندگی کے لائق، نذر و نیازوں کے لائق اور کوئی نہیں ہے۔ اللہ نے قرآن مجید میں بھی کئی بار اس بات کا ذکر کیا ہے کہ اللہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور وہ بے نیاز بھی ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کو یہی توحید کا درس دینے کے لیے بھیجا۔ اگر کہہ دیا جائے گا کہ اس دنیا کا جو سب سے اہم اور بہترین سبق ہے وہ توحید ہے تو یہ بے جا نہ ہوگا۔

◆◆◆◆◆◆

اسلام قبول کرنے کی فضیلت

① سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی بندہ مسلمان ہوجائے پس اچھی طرح مسلمان ہو تو اللہ اس کا ہر ایک گناہ اتار دے گا جو وہ (اسلام سے پہلے) کر چکا تھا اور اس کے بعد حساب شروع ہوگا ایک نیکی کے بدل ویسی دس نیکیوں سے سات سو نیکیوں تک (لکھی جائیں گی) اور برائی کے بدل ویسی ہی ایک برائی (لکھی جائے گی) مگر جب اللہ اس کو معاف کردے۔

(بخاری، جلد اول کتاب الایمان، حدیث:31)

② سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم سے ان کاموں کا مواخذہ ہوگا جو دور جاہلیت میں ہم نے کئے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اسلام لانے کے بعد نیک عمل کئے اس سے جاہلیت کے کاموں کا مواخذہ نہ ہوگا اور جو اسلام لانے کے بعد بداعمالیوں میں مشغول رہا اس سے (جاہلیت کے کاموں کا) مواخذہ ہوگا۔ (مسلم، کتاب الایمان)

مندرجہ بالا احادیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اسلام تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ کوئی بھی گناہ اسلام قبول کرنے کے بعد باقی نہیں رہتا۔ اسلام قبول کرنا تمام گناہوں کا کفارہ ہے۔ اسلام سے پہلے لوگ زمانہ جاہلیت میں پھنسے ہوئے تھے۔ ہزاروں گناہ ان سے سرزد ہو چکے تھے لیکن جب انھوں نے اسلام قبول کرلیا تو وہ گناہوں سے بالکل پاک صاف تھے اور اللہ نے آنے والی نسل کے واسطے ان کے ایمان کو معیار مقرر فرما دیا اور حکم دیا کہ ان سا ایمان اگر لاؤ گے تو فلاح پا جاؤ گے۔ سبحان اللہ

نیت کی فضیلت و اہمیت

① سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، میں نے سنا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جتنے (ثواب کے) کام ہیں وہ نیت ہی سے ٹھیک ہوتے ہیں اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جو وہ نیت کرے پھر جس نے دنیا کمانے یا کسی عورت سے شادی کی خاطر ہجرت کی (دیس چھوڑا) اس کی ہجرت اس کام کے لئے ہوگی۔

(بخاری، جلد اول کتاب الوحی، حدیث نمبر 1)

② سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو جو کچھ خرچ کرے اور اس سے تیری نیت اللہ کی رضا مندی کی ہو تجھ کو اس کا ثواب ملے گا یہاں تک کہ اس پر بھی جو تو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے۔

(بخاری، جلد اول کتاب الایمان، حدیث نمبر 54)

③ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتے بلکہ تمہارے دلوں کو اور تمہارے اعمال کو دیکھتے ہیں۔ (مسلم)

④ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا (یعنی ہر ایک کے ساتھ اس کی نیت کے مطابق معاملہ ہوگا) (ابن ماجه، باب النية)

اسلام ایک ایسا دین ہے جس میں ریاکاری کا سکہ سرے سے نہیں چلتا، جو شخص جس نیت سے کوئی عمل کرتا ہے اسے اس کی نیت کے مطابق جزا دی جاتی ہے۔ مندرجہ بالا حدیث

کے مطابق قیامت کے دن بھی نیتوں کے مطابق اُٹھایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ صرف اور صرف نیت دیکھتے ہیں ۔اللہ تعالیٰ نے قربانی کرنے کا حکم دیا تو اس میں بھی معیار نیت وتقویٰ کو رکھ دیا۔آپ نے وہ مشہور حدیث تو سنی ہوگی کہ شہید، واعظ اور سخی سب سے پہلے جہنم میں پھینکے جائیں گے تو وجہ صرف نیت ہوگی ۔خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہمیں نیتوں کو خالصتا اللہ کے لیے کرنا ہوگا اور ریا کاری سے بچنے کی دعا کا اہتمام کرتے رہنا چاہیے ۔اللہ ہم سب کو ریا کاری سے بچائے ۔آمین

◆◆◆◆◆◆

نماز کی اہمیت

① رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو نمازوں کی حفاظت کرے تو پانچوں نمازیں اور جمعہ کے بعد دوسرا جمعہ پڑھنا گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے، بشرطیکہ کبیرہ گناہ نہ کیئے جائیں''

(صحیح مسلم)

② رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے (یعنی فجر اور عصر)۔ (صحیح بخاری)

③ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کون سا کام اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا میں نے پوچھا پھر کون سا کام؟ فرمایا: ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا میں نے پوچھا پھر کون سا کام؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ ابن مسعودؓ نے کہا آنحضرت ﷺ نے یہ تین باتیں بیان کیں۔ اگر میں اور پوچھتا تو آپ ﷺ اور زیادہ بیان فرماتے۔

(بخاری، جلد اوّل، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، حدیث نمبر 500)

④ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ فرماتے تھے: بھلا بتاؤ تو! اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر پانی کی نہر بہتی ہو۔ وہ ہر روز پانچ بار اس میں نہایا کرے، تم کیا سمجھتے ہو یہ پانچ بار ہر روز نہائے اس کے بدن پر کچھ میل کچیل باقی رکھے گا۔ انہوں نے کہا ذرا بھی میل نہیں رہے گی۔ آپؐ نے فرمایا پس یہی پانچوں نمازوں کی مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے گناہ مٹا دے گا۔

(بخاری، جلد اوّل، کتاب مواقیت الصلوٰۃ حدیث نمبر 501)

⑤ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی جب نماز پڑھتا ہے تو اپنے مالک سے سرگوشی کرتا ہے۔ اس کو چاہئے داہنی طرف نہ تھوکے بلکہ اپنے بائیں پاؤں تلے تھوک لے۔

(بخاری، جلد اول، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، حدیث نمبر 504)

⑥ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی عصر کی نماز قضا ہوگئی گویا اس کا گھر بار، مال اسباب لٹ گیا۔

(بخاری، جلد اوّل کتاب مواقیت الصلوٰۃ حدیث نمبر 523)

⑦ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگ جانتے ہوتے جو (ثواب) اذان اور پہلی صف میں ہے پھر بغیر قرعہ ڈالے اِن کو نہ پا سکتے تو بے شک اِن پر قرعہ ڈالتے اور اگر جانتے جو (ثواب) ظہر کے نماز کے لئے جلد جانے میں ہے تو ایک دوسرے سے آگے بڑھتے اس کے لئے اور اگر وہ جانتے جو (ثواب) عشاء اور فجر کی نماز میں ہے تو گھسٹتے ہوئے ان کے لئے آتے۔

(بخاری، جلد اوّل، کتاب الاذان، حدیث نمبر 586)

⑧ سیدنا ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ نماز کا ثواب اس کو ملتا ہے جو (مسجد تک) دُور سے چل کر آتا ہے پھر جو اس کے بعد سب سے زیادہ دور سے چل کر آتا ہے (اسی طرح) (درجہ بدرجہ) اور جو شخص امام کے ساتھ نماز پڑھنے کا منتظر رہتا ہے اس کو زیادہ ثواب ہے اس سے جو (انتظار نہ کرے) نماز پڑھ کر سورہے۔

(بخاری، جلد اوّل، کتاب الاذان، حدیث نمبر 0 62)

نماز اسلام کا انتہائی اہم ترین رکن ہے، اسے دین کا ستون بھی قرار دیا گیا ہے کہ جس پہ دین کی عمارت قائم ہے۔ اور مزید قیامت کے دن سب سے پہلا سوال نماز کا ہی ہوگا۔ جو اس میں پاس ہوا تو جنت میں جا سکتا ہے ورنہ رسوائی سے دوچار ہوگا۔ نماز کی اہمیت کا اندازہ ہم اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق بندے اور کافر کے

درمیان فرق صرف نماز کا ہے۔گویا کہ وہ بندہ ہی نہیں جو نماز نہیں پڑھتا۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ’’نماز قائم کرو اور مشرک نہ بنو۔‘‘ گویا کہ جو شخص نماز چھوڑتا ہے تو وہ مشرک ہے۔صحابہ کرام صرف ایسے شخص کو کافر سمجھتے تھے جو بے نماز ہو۔جان بوجھ کر ایک نماز کا چھوڑنا کفریہ عمل ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں نمازی بنائے اور کوتاہیوں سے درگزر فرما کر ہدایت کے رستے پر گامزن فرمائے۔آمین

ایک سائنسی تجزیہ:

نماز ایک قسم کی ورزش بھی ہے۔اس کی اہمیت سائینٹیفک لحاظ سے بھی قابل تعریف ہے۔دل کا کام سارے جسم کو خون پہنچانا ہے،لیکن دماغ دل سے اونچی سطح پر واقع ہے جہاں خون پہنچانا مشکل کام ہے۔جب ہم رکوع وسجود میں ہوتے ہیں تو دماغ دل کی سطح کے برابر یا دل سے نیچے ہوتا ہے اور خون اچھی طرح سے منتقل ہو جاتا ہے۔سر میں درد ہو تو سجدہ کرنے سے کافی زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔گویا کہ نماز جسمانی وروحانی صحت کے لیے بہت ضروری ہے۔نماز وقت کی پابندی بھی سکھاتی ہے اور امیر وغریب کا فرق بھی ختم کرتی ہے۔

◆◆◆◆◆◆

روزے کی فضیلت

① سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔ ابن آدم نے روزہ کے علاوہ ہر عمل اپنے لئے کیا اور روزہ میرے لئے رکھا اور اس کی خصوصی جزا میں خود ہی دوں گا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ دار کے منہ کی بو مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔

(مسلم ، کتاب الصیام)

② سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایک دن اللہ تعالیٰ کی راہ میں روزہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ کو اس کے چہرے سے ستر سال کی مسافت تک دور فرما دیں گے۔ (مسلم)

③ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے ایمان رکھ کر اور ثواب کی نیت سے رکھے اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(بخاری ، جلد اوّل ، کتاب ایمان ، حدیث نمبر 37)

④ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ (دوزخ کی) ڈھال ہے۔ روزے میں فحش باتیں نہ کرو نہ جہالت کی باتیں اگر کوئی اس سے لڑے یا گالی دے تو دوبار کہہ دے میں روزہ دار ہوں۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے۔ اللہ فرماتا ہے روزہ دار میرے لئے اپنا کھانا پانی چھوڑ دیتا ہے اور اپنی خواہش ترک کردیتا ہے۔ روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ اور ایک نیکی کے بدلے دس نیکیوں کا

ثواب ملے گا۔(بخاری ، جلد اوّل کتاب الصوم ، حدیث نمبر 1776)

5 سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہتے ہیں روز دار لوگ بہشت میں اس دروازے سے جائیں گے روزہ داروں کے سوا کوئی اس میں سے نہ جائے گا۔ پکارا جائے گا روزے دار کہاں ہے؟ وہ اُٹھ کھڑے ہوں گے اِن کے سوا اِس میں سے کوئی نہ جائے گا۔ جب وہ جا چکیں گے تو یہ دروازہ بند ہو جائے گا کوئی اس میں نہ جا سکے گا۔

(بخاری ، جلد اوّل ، کتاب الصوم ، حدیث نمبر 1778)

روزہ اپنی خواہشات کو اللہ کی رضا کی خاطر ترک کر دینے کا نام ہے۔یعنی کے سارا دن اللہ کے لیے حلال چیزوں کو اپنے اوپر حرام کر لینا روزہ کہلاتا ہے ۔ہم روزے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ اللہ فرماتے ہیں کہ روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔ جب رمضان کے روزے فرض کیے گئے تو ساتھ مقصد بھی ذکر فرما دیا گیا کہ تا کہ تم اللہ سے ڈرنے والے، سنبھل سنبھل کر زندگی گزارنے والے بن جاؤ۔اگر ہمارے روزے یہ مقصد پورا کرتے ہیں تو بہت خوب وگرنہ ہمیں اپنے گریبان میں جانچنا ہوگا۔تقویٰ اختیار کرنا ہوگا کیوں کہ یہی بہترین زادِ راہ ہے۔

نماز کی طرح روزہ بھی جسمانی صحت کے لیے انتہائی اہم کردار ادا کرتا ہے۔سائنسدان روزے پر تحقیق کر چکے ہیں ، ان کا ماننا ہے کہ انسان کو ایک ماہ میں کچھ دن فاقے کر لینے چاہئیں ، جس سے نظام انہضام درست ہوتا ہے ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت ابو ہریرہؓ کو مہینے میں تین روزے رکھنے کی نصیحت کی تھی۔اسلام ہی وہ واحد دین ہے جو ہر لحاظ سے مکمل ہے،اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہے۔

◆◆◆◆◆◆

انفاق فی سبیل اللہ کی فضیلت و اہمیت

① سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں رکھے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا اور کہیں سایہ نہ ملے گا، ایک تو انصاف کرنے والا حاکم، دوسرے وہ جوان جو جوانی کی امنگ سے خدا کی عبادت میں رہا، تیسرے وہ جس کا دل مسجد میں لگا رہے، چوتھے وہ آدمی جنہوں نے اللہ کے لئے دوستی رکھی زندگی بھر دوست رہے اور دوستی پر ہی مرے، پانچویں وہ مرد جس کو ایک مرتبہ والی خوبصورت عورت نے (برائی کے لئے) بلایا اس نے کہا میں اللہ سے ڈرتا ہوں، چھٹے وہ مرد جس نے اللہ کی راہ میں ایسا چھپا کر صدقہ دیا کہ داہنے ہاتھ سے جو دیا بائیں ہاتھ کو اس کی خبر نہ ہوئی، ساتویں وہ مرد جس نے اکیلے میں اللہ کو یاد کیا اس کی آنکھیں بہہ نکلیں۔

(بخاری ، جلد اول کتاب الاذان حدیث نمبر:626)

② سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (دو آدمیوں کی) خصلتوں پر کوئی رشک کرے تو ہوسکتا ہے۔ ایک تو اس پر جس کو اللہ نے دولت دی وہ اس کو نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے۔ دوسرے اس پر جس کو اللہ نے (قرآن اور حدیث کا) علم دیا، وہ اس کے موافق فیصلہ کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا ہے۔

(بخاری ، جلد اول کتاب العلم حدیث نمبر:73)

③ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص حلال کمائی سے ایک کھجور برابر صدقہ کرے اور اللہ حلال کمائی کو قبول کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں لے لیتا ہے، پھر صدقہ دینے والے کے فائدے کے لئے اس کو پالتا ہے۔ جسے کوئی

تم میں سے اپنا بچھڑا پالتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ پہاڑ برابر ہوجاتا ہے۔

(بخاری، جلد اول کتاب الزکوۃ حدیث نمبر: 1327)

④ سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: (دوزخ کی) آگ سے بچو (صدقہ دے کر) گو کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ہو۔

(بخاری، جلد اول کتاب الزکوۃ حدیث نمبر:1334)

⑤ سیدنا اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ کو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: (خیرات کو) مت روکو ورنہ تیرا رزق بھی روکا جائے گا۔

(بخاری، جلد اول کتاب الزکوۃ حدیث نمبر:1349)

⑥ سیدنا اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ آنحضرت ﷺ کے پاس آئیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تھیلیوں میں بند کرکے روپیہ پیسہ مت رکھ ورنہ اللہ تیرا رزق بھی بند کرکے رکھ لے گا۔ جہاں تک ہوسکے خیرات کرتی رہ۔

(بخاری، جلد اول کتاب الزکوۃ حدیث نمبر:1351)

⑦ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کوئی دن ایسا نہیں ہوتا جو بندے پر گزرے جس دن صبح کو دو فرشتے (آسمان سے) نہ اترے ہوں ان میں ایک تو یوں دعا کرتا ہے، یا اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا بدل دے اور دوسرا یوں دعا کرتا ہے یا اللہ! بخیل کا مال تباہ کردے۔

(مسلم، کتاب الزکوہ، بخاری، جلد اول کتاب الزکوۃ حدیث نمبر:1358)

⑧ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان کو خیرات (صدقہ) کرنا ضروری ہے۔لوگوں نے کہا یارسول اللہ! جس کے پاس مال نہ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرے خود بھی فائدہ اٹھائے اور خیرات بھی کرے۔لوگوں نے کہا اگر یہ بھی نہ ہوسکے آپؐ نے فرمایا تو اچھی بات پر عمل کرے اور بری بات سے باز رہے اس کے لئے یہی خیرات ہے۔(بخاری، جلد اول کتاب الزکوۃ

حدیث نمبر:1361)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں کہ کوئی شخص اس وقت تک حقیقی نیکی کو نہیں پہنچ سکتا، جب تک وہ اپنی محبوب ترین چیز اللہ کی راہ میں قربان نہ کردے۔ انسان کو مال و دولت سے بھی فطرتا پیار ہوتا ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا۔ اگر انسان سوچنا شروع کرے تو یہ بات دل و دماغ ماننے کو تیار نہیں کہ مال کو خرچ بھی کیا جائے لیکن وہ پھر بھی کم نہ ہو یہ ممکن نہیں۔ لیکن ایک مسلمان کو اس بات پر یقین کرنا لازمی و ضروری ہے، اسے یہ سمجھ ہونی چاہیے کہ رازق اللہ ہی ہے وہ خرچ کرنے پر ایسی ایسی جگہوں سے رزق دے گا کہ جہاں سے گمان بھی نہ ہوگا۔ دراصل اسلام معاشرے میں توازن برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ دولت چند ہاتھوں میں رہ جائے اور غربت میں اضافہ ہو جائے۔ زکوٰۃ و صدقات سے دولت پورے معاشرے میں گردش کرتی ہے اور معاشرہ بہت ساری برائیوں سے بچ جاتا ہے، مثلاً چوری اور ڈاکہ زنی کا خاتمہ ہوتا ہے اور امیر اور غریب میں قربت پیدا ہوتی ہے اور حسد بھی جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔ زکوۃ ادا کرنے سے مال کی حرص ختم ہوتی ہے اور انسان مال کو کاروبار میں لگاتا ہے جس سے بہت سے لوگوں کے لیے روزگار کا سامان ہوتا ہے۔ زکوۃ اس قدر اہمیت کا حامل عمل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کئی مقامات پر اس کا ذکر نماز کے ساتھ کیا ہے۔ مفہوم حدیث کے مطابق کوئی شخص بغیر صدقہ و خیرات اور جہاد کیے جنت میں داخل نہیں ہوسکتا۔ اللہ ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

◆◆◆◆◆◆

حج وعمرہ کی فضیلت

① سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا عمل افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ پوچھا گیا پھر کونسا؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ پوچھا گیا پھر کونسا؟ فرمایا: مبرور (مقبول) حج۔

(بخاری، جلد اوّل، کتاب المناسك، حديث نمبر 1429)

② سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: جو کوئی اللہ کے لئے حج کرے اور شہوت اور گناہ کی باتیں نہ کرے۔ تو ایسا پاک ہو کر لوٹے گا جیسے اس دن پاک تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔

(بخاری، جلد اوّل، کتاب المناسك، حديث نمبر 1431)

③ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عمرے سے لے کر دوسرے عمرے تک جتنے گناہ ہوئے ہیں وہ سب عمرے سے اُتر جاتے ہیں اور مقبول حج کا بدلہ جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔ (بخاری، جلد اول، کتاب العمره حديث نمبر 1659)

④ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک احرام والے شخص کو اس کی اونٹی نے گردن توڑ کر مار ڈالا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو غسل اور کفن دو لیکن اس کا سر نہ چھپاؤ، اِس کو خوشبو لگاؤ کیونکہ وہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اُٹھے گا۔

(بخاری، جلد اوّل، کتاب المناسك، حديث نمبر 1723)

⑤ سیدہ عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ جہاد کو نہ جایا کریں؟ آپؐ نے فرمایا: تم عورتوں کا عمدہ اور اچھا جہاد حج ہے۔ وہ حج جو مقبول ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتیں تھیں میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ

اشارہ سننے کے بعد حج کو کبھی چھوڑنے والی نہیں۔

(بخاری، جلد اول، کتاب المناسک، حدیث نمبر 1742)

⑥ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بھی دن یوم عرفہ سے زیادہ اپنے بندوں کو دوزخ سے آزاد نہیں فرماتے اللہ تعالیٰ یوم عرفہ (اپنے بندوں سے) بہت زیاد قریب ہوتے ہیں اور فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں پر فخر کرتے ہیں اور فرماتے ہیں یہ بندے کس (اچھے) ارادوں سے آئے ہیں۔ (مسلم، کتاب الحج، ح1348)

⑦ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پے در پے حج بجالاؤ اور عمرہ۔ اس لئے کہ دونوں فقر اور گناہوں کو مٹاتے ہیں جیسے مٹاتی ہے بھٹی لوہے اور سونے اور چاندی کے میل کو۔ حج مقبول کا بدلہ سوا جنت کے کچھ نہیں۔ (جامع ترمذی، جلد اول باب الحج:810)

حج اسلام کا رکن ہے، اس پہ اسلام کی عمارت کھڑی ہے۔ حج ایک ایسا موقع ہے کہ جس موقع پر ہر رنگ، نسل اور علاقے کے لوگ ایک اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے، دور دراز کا سفر طے کر کے ایک جگہ اکٹھے ہوتے ہیں اور اللہ وحدہ لاشریک کی وحدانیت کا اقرار کرتے ہیں۔ ایک رنگ کا لباس، ایک ہی کلمہ جب زبانوں پر طاری ہوتا ہے تو عالم کفر کو یہ پیغام جاتا ہے کہ مسلمان ہمیشہ متحد ہیں اگرچہ ان کے علاقے، رنگ اور نسلیں ایک دوسرے سے جدا ہیں لیکن ان کے دل آپس میں جذبہ ایمان کے تحت جڑے ہوئے ہیں۔ حج کے بہت زیادہ معاشی فوائد بھی ہیں، اس سے ممالک میں سفارتی تعلقات مضبوط ہوتے ہیں۔ لوگوں کو روزگار ملتا ہے۔ مزید اس سے مسلمانوں کا آپس میں اتحاد ہوتا ہے اور وہ یہ بات ثابت کرتے ہیں کہ وہ جسد واحد کی طرح ہیں۔ مرد مومن کے لیے حج ایک بہت بڑا عمل ہے۔ ایسا حج جس میں انسان فسق و فجور سے بچا رہے تو اس کی جزا جنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق اللہ اس شخص کے سارے پچھلے گناہ معاف فرما دیتے ہیں جس نے حج کے مناسک ادا کیے اور پھر اس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ حج سیاحت کا بھی ایک بہترین موقع ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بار بار اپنے گھر کی زیارت نصیب فرمائے۔ آمین

جہاد کی فضیلت

① سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (فرمان الٰہی) جو شخص میری راہ (جہاد) میں نکلے اس کو (گھر سے) اسی بات نے نکالا ہو کہ وہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے یا میرے پیغمبروں کو سچا جانتا ہے نہ اور کسی بات نے (جیسے ناموری یا مالِ غنیمت کی خواہش نے) تو میں اس کے لئے یہ ذمہ لیتا ہوں یا تو اس کو (جہاد کا) ثواب اور مالِ غنیمت دے کر لوٹا دوں گا یا (اگر وہ شہید ہو تو) اس کو بہشت میں لے جاؤں گا۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اگر میری اُمت پر شاق نہ ہوتا تو میں ہر لشکر کے ساتھ جو جہاد کو جاتا نکلتا اور مجھے یہ آرزو ہے کہ اللہ کی راہ میں مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مارا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مارا جاؤں۔

(بخاری جلد اوّل، کتاب ایمان، حدیث نمبر 35)

② سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جو مسلمانوں کو زخم لگے گا وہ قیامت کے دن اسی طرح (تازہ ہوگا) جیسے اس وقت جب وہ لگا تھا، خون بہہ رہا ہوگا اس کا رنگ تو خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی خوشبو۔

(بخاری، جلد اوّل، کتاب الوضو، حدیث نمبر 235)

③ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سا (عمل) کام اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا، میں نے پوچھا پھر کون سا کام؟ فرمایا: پھر ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا۔ میں نے پوچھا پھر کون سا کام فرمایا؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ ابن مسعودؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تین باتیں بیان کیں۔ اگر میں اور پوچھتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور زیادہ بیان فرماتے۔ (بخاری، جلد

اوّل، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، حدیث نمبر 500)

④ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر وہ شخص جو جنت میں داخل ہوگیا وہ دنیا میں لوٹنا پسند نہیں کرے گا خواہ اس کو روئے زمین کی تمام چیزیں مل جائیں البتہ شہید۔ جب اپنی عزت اور وجاہت دیکھے گا تو صرف وہ یہ تمنا کرے گا کہ وہ دو بارہ دنیا میں جائے اور 10 بار اللہ کی راہ میں شہید کیا جائے۔

(بخاری، کتاب الجہاد، ح2817)

⑤ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ سے یہ سوال کیا گیا کہ اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کے برابر بھی کوئی عبادت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس عبادت کی استطاعت نہیں رکھتے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین نے یہی سوال بار بار دہرایا۔ آپ ﷺ نے ہر بار فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے، تیسری بار فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا جہاد سے واپسی تک اس شخص کی طرح ہے جو روزہ دار ہو، قیام کرنے والا ہو، اللہ کی ہر آیت پر عمل کرنے والا ہو، روزہ اور نماز سے تھکتا یا اکتاتا نہ ہو۔ (مسلم، کتاب الامارۃ)

⑥ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوسعید جو شخص اللہ کے ربّ ہونے پر راضی ہوگیا اور اسلام کے دین اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوگیا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ پھر فرمایا ایک بات اور بھی ہے جس کی وجہ سے بندے کے 100 درجات بلند ہوتے ہیں اور ہر دو درجوں میں زمین اور آسمان جتنا فاصلہ ہے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ وہ درجہ کس چیز سے ملتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا جہاد فی سبیل اللہ سے، جہاد فی سبیل اللہ سے۔ (مسلم، کتاب الامارۃ)

⑦ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: قرض کے سوا شہید کا ہر گناہ معاف کردیا جاتا ہے۔ (مسلم، کتاب الامارۃ)

⑧ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ افضل کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مومن جو اللہ کی راہ میں اپنی جان

اور مال کے ساتھ جہاد کرے۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا پھر وہ شخص جو پہاڑ کی گھاٹیوں میں کسی گھاٹی میں تنہا بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔

(مسلم، کتاب الامارة۔ سنن ابی داؤد، جلد دوم کتاب، الجهاد : 2485)

⑨ سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انصاری کے قبیلہ بنو نبیت کے ایک آدمی نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک آپ ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں پھر جنگ کے میدان میں بڑھا اور لڑنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس آدمی نے عمل کم کیا اور ثواب زیادہ دیا گیا۔ (مسلم، کتاب الامارة)

⑩ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ اس نے نہ جہاد کیا اور نہ ہی جہاد کی تمنا کی تو اس کی موت نفاق کی ایک شعبہ پر ہوگی۔ (مسلم، کتاب الامارة)

⑪ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ایک دن یا ایک رات مسلمانوں کی سرحد پر پہرہ دینا ایک ماہ کے روزوں اور راتوں کے قیام سے بہتر ہے اور اگر وہ پہرہ دینے والا شخص مر گیا تو اس کا وہ عمل جاری رہے گا اس کا رزق جاری کیا جائے گا۔ اور اس کی قبر کو فتنوں سے محفوظ کر دیا جائے گا۔ (مسلم، کتاب الامارة)

⑫ سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلے پس وہ طبعی طور پر مر جائے یا شہید کر دیا جائے تو وہ شہید ہے یا اس کے گھوڑے یا اونٹ نے اسے گرا دیا جس سے اس کی گردن ٹوٹ گئی یا کسی زہریلے جانور نے اسے ڈس لیا یا اپنے بستر پر ہی فوت ہو گیا یا پھر جس طرح اللہ نے چاہا کسی طرح بھی ہلاک ہو گیا تو وہ شہید ہے اور اس کے لئے جنت ہے۔

(سنن ابی داؤد، جلد دوم، کتاب الجهاد : 2499)

⑬ سیدنا ابو مامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول مجھے سیاحت (عبادت کے لئے سفر کرنا) کی اجازت عنایت فرمائیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت کی سیاحت (عبادت کے لئے سفر کرنا) جہاد فی سبیل اللہ ہے۔

(سنن ابی داؤد، جلد دوم، کتاب الجهاد: 2486)

جہاد کو اسلام کی کوہان کہا گیا ہے تو وجہ صرف یہی ہے کہ اس سے اسلام کا بول بالا ہوتا ہے، مظلوم کی مدد ہوتی ہے اور اللہ کی وحدانیت کا ڈھنکا پوری دنیا میں بجتا ہے۔ اسلام ان لوگوں کے ساتھ امن کے ساتھ رہنے کا حکم دیتا ہے جو مسلمانوں سے نہیں لڑتے، انھیں اپنی عبادت اور اپنے کاروبار کی مکمل اجازت ہے۔ لیکن جو کافر مسلمانوں کے علاقوں پر قبضہ کریں، ظلم ڈھائیں، معاہدات توڑیں اور مسلمانوں سے لڑیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ قتال کا حکم دیا ہے۔ مفہوم حدیث کے مطابق جہاد جیسا عمل کوئی نہیں ہے۔ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوئے آنے والی موت جسے شہادت کہتے ہیں ایسی عظیم موت ہے کہ جس کی دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیے کی تھی۔ اللہ تعالیٰ قرض کے علاوہ شہید کے سارے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ جہاں تک جہاد کا تعلق ہے تو اس سے عالم کفر پر مسلمانوں کا رعب طاری رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جہاد کے ذریعے امت مسلمہ کو عزت دیتے ہیں اور اس کے ترک کر دینے کا وبال بھی ہے۔ جب جہاد ترک کر دیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عمومی عذاب سے دو چار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں فساد سے بچا کر اصل جہاد کی سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

◆◆◆◆◆◆

علم کی فضیلت

① سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے اور میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا کہ میں صرف تقسیم کرنے والا ہوں جس کو میں نے خوشی سے دیا اس کو برکت ہوگی اور جس کو میں نے اس کے مانگنے یا اس کی حرص کی وجہ سے دیا تو اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے سیر نہیں ہوتا۔ (مسلم)

② سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال کا ثواب منقطع ہو جاتا ہے لیکن تین اعمال کا ثواب جاری رہتا ہے۔ (i) صدقہ جاریہ (ii) علم نافع (iii) نیک اولاد جو اس کے لئے دُعا کرتی ہے۔

(مسلم، كِتَاب الْوَاصِيَّةِ)

③ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص حصول علم کے لئے نکلتا ہے اس وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور جس کے بُرے (اعمال) نے اسے پیچھے کر دیا تو اس کا نسب اسے آگے نہیں پہنچا سکے گا (یعنی اللہ کے ہاں حسب ونسب کی کچھ اہمیت نہیں اور عالی نسب ہونا کامیابی کی ضمانت نہیں)۔

(سنن ابی داؤد، کتاب علم، جلد سوئم حدیث نمبر 3643)

④ سیدنا ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دو لوگوں کا تذکرہ کیا گیا۔ ان میں ایک عابد اور دوسرا عالم تھا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا! عالم کی عابد پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح تم میں سے ادنیٰ درجہ کے انسان پر میری فضیلت ہے۔ پھر رسول اکرم

ﷺ نے فرمایا: بلا شبہ اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے آسمانوں اور زمین میں رہنے والے حتیٰ کہ چیونٹی اپنے بل میں اور مچھلیاں بھی سمندر میں اس آدمی کے لئے دعائیں کرتی ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے۔ (ترمذی، باب العلم، حدیث نمبر (38)

⑤ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی علم کی تلاش میں نکلا وہ واپس آنے تک اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہے۔

(ترمذی، باب العلم، حدیث نمبر (39)

⑥ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن علم کی باتیں سننے سے سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

(ترمذی، باب کتاب العلم، حدیث نمبر (40)

⑦ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس سے علم کی کوئی بات پوچھی گئی اور اس نے اُسے چھپایا (جانتے ہوئے نہ بتایا) تو قیامت کے دِن اس کو آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔ (ابو داؤد، ترمذی، کتاب العلم، حدیث نمبر (41)

⑧ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی (کے چہرے) کو بارونق رکھے جس نے مجھ سے کوئی بات سُنی، اس کو اس طرح آگے پہنچایا جس طرح اس نے سنا تھا کیونکہ بہت سے ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کو بات پہنچائی جاتی ہے تو وہ اس بات کو سننے والے سے زیادہ محفوظ رکھنے والے اور سمجھنے والے ہوتے ہیں۔

(ترمذی، ابن ماجه باب کتاب العلم(43)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کیا عالم اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں؟ گویا یہ واضح فرما رہے ہیں کہ علم حاصل کرنا بہت ہی فضیلت والا عمل ہے۔ یہی علم ہی تو ہے جس سے انسان کو اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوئی۔ مفہوم حدیث کہ مطابق جو شخص علم حاصل کرنے کی غرض سے نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کی راہوں پہ چلا دیتا ہے۔ دنیا کا کوئی علم ایسا نہیں جس کی بنیاد اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نہ بتائی ہوئی ہو۔ آج کی بائیولوجی دیکھ لیں، تو یہ بات روز روشن کی

طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ یہ علم قرآن مجید ہی سے اخذ کیا گیا ہے۔غرض یہ کہ ہر علم ہی قرآنی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ انسان کی اپنی ذات میں میرے موجود ہونے کی کئی نشانیاں موجود ہیں، اور ساتھ یہ بھی بتاتے ہیں کہ عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ کائنات پہ غور کریں تو کائنات کا ذرہ ذرہ اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ اے انسان کوئی ذات ایسی موجود ہے جو اس کائنات کو چلا رہی ہے۔علم انسان کو گمراہیوں سے نکال کر روشن راہوں پہ ڈال دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو وہ علم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو ہمارے لیے نفع بخش ہو۔آمین

◆◆◆◆◆◆

جمعہ کی فضیلت

① سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرے اور جہاں تک صفائی کر سکتا ہے صفائی کرے اور اپنے تیل میں سے تیل لگائے اور اپنے گھر (والوں) کی خوشبو میں سے لگائے پھر (نماز کے لئے) نکلے (مسجد میں آئے) تو دو کے بیچ میں نہ گھسے پھر جتنی نماز اس کی تقدیر میں ہے وہ پڑھے (یعنی سنت، نفل) اور جب امام خطبہ پڑھتا ہو اس وقت خاموش رہے تو اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک کے گناہ اس کے بخش دیئے جائیں گے۔

(بخاری، جلد اوّل، کتاب الجمعه، حدیث نمبر 838)

② سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کا ذکر کیا تو فرمایا: اس میں ایک ساعت ایسی ہے جب کوئی مسلمان بندہ اس میں کھڑا ہوا نماز پڑھتا ہوا اللہ سے کچھ مانگے تو اللہ اس کو عنایت فرمائے گا اور ہاتھ سے اشارہ کر کے آپؐ نے یہ بتلایا کہ وہ ساعت تھوڑی ہے۔(بخاری، جلد اوّل، کتاب الجمعه، حدیث نمبر 888)

③ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جس بہترین دن میں سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی، اسی دن حضرت آدمؑ جنت میں داخل کئے گئے، اسی دن وہ جنت سے نکالے گئے اور قیامت بھی جمعہ کے دن قائم ہوگی۔(مسلم، کِتَابُ الجمعة)

④ سیدنا طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز جمعہ باجماعت ادا کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے صرف چار قسم کے لوگ اس سے مستثنیٰ

ہیں۔(i) غلام (ii) عورت (iii) بچہ (iv) مریض۔

(سنن ابی داؤ د، جلد اوّل، کتاب الصلوٰۃ (1067)

⑤ سیدنا عبیدہ بن سفیانؒ سے روایت ہے کہ ابو الجعد رضی اللہ عنہ نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :جس نے جمعہ کی نماز کو تین بار سستی سے یا اس کو حقیر جان کر چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔(جامع ترمذی جلد اول باب الجمعة500)

⑥ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پہلے آنے والے کا نام پہلے، اس کے بعد آنے والے کا نام اس کے بعد لکھتے ہیں (اسی طرح آنے والوں کے نام ان کے آنے کی ترتیب سے لکھتے رہتے ہیں)۔ جو جمعہ کی نماز کے لئے سویرے جاتا ہے اسے اونٹ صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔اس کے بعد آنے والے کو گائے صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔اس کے بعد آنے والے کو مینڈھا، اس کے بعد والے کو مرغی، اس کے بعد والے کو انڈا صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ جب امام خطبہ دینے کے لئے آتا ہے تو فرشتے اپنے وہ رجسٹر جن میں آنے والوں کے نام لکھے گئے ہیں لپیٹ دیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔(بخاری، ح، 929)

⑦ سیدنا عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعے کی رات کو مرے تو اللہ تعالیٰ اس کو قبر کے عذاب سے اور جانچ اور امتحان سے بچاتا ہے۔(جامع ترمذی جلد اول باب الجنائز:1074)

انسان کا دل ایسا ہے کہ جسے نصیحت کریں تو اس پہ اثر ہوتا ہے اور یہی تو انسان کا دوسری مخلوقات سے فرق ہے کہ یہ سوچ سکتا ہے، سمجھ سکتا ہے اور اچھے برے کی تمیز رکھتا ہے۔اسلام نے ایک ایسا نظام وضع کیا ہے جس میں انسان کے لیے ہفتے میں ایک دن اسلامی تعلیمات کو سننے اور سمجھنے کے لیے وقف کر دیا ہے۔ایک بھی بات اگر کسی انسان کے دل کو بھا جائے تو وہ اس کی ساری زندگی بدل سکتی ہے، جمعہ میں تو کئی ایسی باتیں ہوتی ہیں جو انسان کے دل پر اثر

کر سکتی ہیں بشرطیکہ انسان بھلائی کا امید وار ہو۔ جمعہ کے جہاں اور بہت سے فائدے ہیں وہاں سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس میں انسان کو مجلس میں بیٹھنے کی تمیز سکھائی جاتی ہے، کہا گیا ہے کہ جمعہ کہ دن کسی کی گردن پھلانگ کہ مت جاؤ، کسی سے بات نہ کرو اور نہ کسی کو بات کرنے سے روکو۔ مطلب یہ ہے کہ اگر آپ کسی محفل میں بروقت نہیں پہنچ پاتے تو آپ کو چاہیے کہ آپ خود ہی دوسروں کا احساس کریں اور جہاں جگہ ملتی ہے وہاں بیٹھ جائیں ۔ جہاں تک بات کرنے کا تعلق ہے تو اس میں انسان کو یہ سمجھایا جا رہا ہے کہ جب قرآن و حدیث کی بات ہو یا جب کوئی دوسرا بات کر رہا ہو تو اسے خاموشی سے اور مکمل توجہ سے سنو۔ اس کا فائدہ عام زندگی میں یہ ہوتا ہے کہ جب آپ کسی دوسرے کی بات سنتے ہیں تو وہ آپ کی بات بھی سنتا ہے۔ جمعہ کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ آپ کی ملاقات ایک بہت بڑے اجتماع سے ہو جاتی ہے اور اکثریت کے حالات سے بھی آپ آگاہ ہو جاتے ہیں، لوگوں کے بیمار ہونے کا پتا چلتا ہے تو آپ بیمار پرسی کر سکتے ہیں، کسی کی تنگدستی کا پتہ چلتا ہے تو اگر آپ اس کی مدد کر سکتے ہیں تو کرتے ہیں، الغرض آپ ایک اہم فریضہ ادا کرتے ہیں۔

◆◆◆◆◆◆

نکاح کی فضیلت

تین حضرات (علی بن ابی طالب، عبداللہ بن عمرو بن العاص اور عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہم) نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے گھروں کی طرف آپ کی عبادت کے متعلق پوچھنے آئے، جب انہیں حضور اکرم ﷺ کا عمل بتایا گیا تو جیسے انہوں نے اسے کم سمجھا اور کہا کہ ہمارا آنحضرت ﷺ سے کیا مقابلہ؟ آپ کی تو تمام اگلی پچھلی لغزشیں معاف کر دی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ آج سے میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ روزے سے رہوں گا اور کبھی ناغہ نہیں ہونے دوں گا۔ تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے جدائی اختیار کر لوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ پھر آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور ان سے پوچھا کیا تم نے ہی یہ باتیں کہی ہیں؟ سن لو! اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ رب العالمین سے میں تم سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ میں تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں لیکن میں اگر روزے رکھتا ہوں تو افطار بھی کرتا ہوں۔ نماز پڑھتا ہوں (رات میں) اور سوتا بھی ہوں اور میں عورتوں سے نکاح کرتا ہوں۔ میرے طریقے سے جس نے بے رغبتی کی وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر: 5063)

اسلام نے عائلی زندگی کا ایک بہترین شاہکار مہیا فرمایا ہے۔ دین صرف عبادت کا نام ہی نہیں ہے بلکہ ساری زندگی کے لیے دیا گیا ایسا نظام ہے کہ جس میں انسان کو پیش آنے والے ہر حالات کا تفصیلی جائزہ موجود ہے۔ اسلام نے انسان کے گھریلو مسائل کا بھی بخوبی احاطہ کیا ہے۔ اسلام اپنے ماننے والے کے ہر مسئلے کا حل اسے بتا چکا ہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کے میاں بیوی میں اگر محبت و پیار ہو تو گھر بھلا معلوم ہوتا ہے۔ وہ انسان سب سے خوش

قسمت ہے جس کو اچھی بیوی میسر آ جائے۔سب سے پہلے تو شریعت نے طریقہ بتایا ہے کہ رشتہ کس معیار پر کرنا ہے اگر دین کو معیار بنایا جائے تو سونے پہ سہاگہ ہو جائے گا ورنہ حسب و نسب اور مال و دولت تو سبھی دیکھتے ہیں اور پرکھتے ہیں۔ جب انسان شادی شدہ ہو جاتا ہے تو اس کو سکھایا گیا ہے کہ سب سے اچھا بننا چاہتے ہو تو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا بنو۔ جو خود کھاتے ہو انھیں کھلاؤ، جو پہنتے ہو انھیں پہناؤ۔ بیوی کو تعلیم دی گئی کہ اپنی اور مال کی حفاظت کرو اور ہمیشہ وفا شعار رہو۔ یقین جانئے جب ایسا ماحول گھر میں پیدا ہو جاتا ہے تو پھر گھر جنت سا منظر پیش کرتا ہے۔ انسان جس قدر تھکا ماندہ بھی گھر پہنچے بیوی دیکھ کے مسکرا دے تو ساری تھکاوٹیں دور ہو جاتی ہیں۔ معاشرے میں بگاڑ کی سب سے بڑی جڑ گھروں میں ناچاقیاں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے مطابق گھروں میں سختی گھروں کے لیے نقصان دہ ہے۔ جب گھر میں پیار و محبت کا احساس ہو تو یقین جانیں کسی قسم کی پریشانی لاحق نہیں ہوتی لیکن اگر انسان اپنی بیوی سے پریشان ہو تو اچھا بھلا کاروبار ہونے کے باوجود انسان کبھی چین نہیں پا سکتا۔ اللہ ہمارے گھروں کو عمدہ بنائے اور ہمیں دین کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ رشتوں کی بنیاد ہمیشہ اسلام کو بنایئے، ایسا کرنے سے آپ کے معاملات اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہو جائیں گے تو یقیناً اللہ بہتر فیصلے کرنے والا ہے اور سب سے بہتر تدبیر اللہ ہی کی ہے۔

◆◆◆◆◆◆

جنازے میں شرکت کی فضیلت

① پیارے نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جنازے میں حاضر ہوتا ہے حتی کہ نمازِ جنازہ پڑھتا ہے تو اس کو ایک قیراط اجر وثواب ملے گا۔ اور جو تدفین تک موجود رہے تو اس کو دو قیراط ملے گا۔ عرض کیا گیا: دو قیراط کتنے ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دو بڑے بڑے پہاڑوں کی مانند''۔ (ابوداود، ح، 3168)

شریعت اس بات کو پسند نہیں کرتی کہ آپ زندہ انسان کے ساتھ تو مراسم رکھیں لیکن مرنے کے بعد انھیں بھول جائیں، بلکہ اسلام نے ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان کے حوالے سے جو حقوق کا ذکر فرمایا ہے اس میں جنازہ کو بھی رکھا ہے کہ جب وہ مر جائے تو اس کے لیے اسلامی قوانین کے مطابق دعائے مغفرت کرو اور اسے قبر میں اچھی طرح دفناؤ۔ اگر سوچا جائے تو اصولاً بھی یہ عمل لازمی بنتا ہے اور تقریباً تمام ادیان نے اپنے اپنے طریقے سے مرنے والی کی آخری رسومات کا طریقہ وضع کیا ہے، مگر اسلام ان آخری رسومات میں شریک ہونے والے اپنے پیروکار کو اجر وثواب سے بھی نوازتا ہے۔ اور ساتھ ساتھ اس مرنے والے کے لیے بھی اس عمل کو فائدہ مند بنایا گیا ہے کہ اگر اس کے جنازے میں چالیس اہل توحید شامل ہوئے تو وہ بخشا گیا، اور جنازہ پڑھنے والا بھی ایک قیراط ثواب لے کر لوٹے گا اور ساتھ اپنے لیے کی گئی دعائیں وہ علیحدہ ہیں۔ اللہ ہمیں فرائض اور سنت سے پیار نصیب فرمائے۔ آمین

◆◆◆◆◆◆

وتر کی فضیلت

① سیدنا ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبح ہونے سے قبل نماز وتر پڑھو۔(مسلم حدیث نمبر ٤٥٧)

② سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانو! وتر پڑھو؛ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ بھی وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔(نسائی، ح، 1676)

③ سیدنا خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک نماز عطا فرمائی ہے، وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے،اور وہ وتر کی نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نماز تمہارے لیے نماز عشا کے بعد سے صبح ہونے تک مقرر کی ہے...محدثین نے تحریر کیا ہے کہ سرخ اونٹوں سے بہتر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ: نمازِ وتر دنیا وما فیہا سے بہتر ہے؛ کیونکہ اُس زمانہ میں سرخ اونٹ سب سے زیادہ قیمتی چیز تھی۔(ترمذی.452)

④ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوشخص وتر سے سوتا رہ جائے یا بھول جائے تو جب یاد آئے (یا وہ جاگے) تو اسی وقت پڑھ لے۔

(ابو دائود)

ہر قوم کا کوئی نہ کوئی خاص نمبر ہوتا ہے اسی طرح ہمارا خاص نمبر وتر ہے۔ رات کی نماز کو طاق بنانے کا حکم دیا گیا ہے۔ طاق تعداد اسلام میں بہت اہمیت کی حامل ہے، بہت سی دعاؤں کو طاق تعداد میں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جنت اور دوزخ کے حوالے سے دعا کو بھی تین تین مرتبہ مانگنے کا حکم ہے اور رسول اللہ ﷺ بھی اکثر کئی دعاؤں کو تین تین بار مانگا

کرتے تھے۔ اس میں کیا حکمت ہے یہ اللہ وحدہ لا شریک بہتر جانتے ہیں۔ بہر حال جب انسان کو کسی بات پر زور دینا ہوتا ہے تو وہ اس بات کو بار بار دہراتا ہے، بار بار دہرانے سے اس بات کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اسلام میں اس کی کیا حکمت ہے یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔

◆◆◆◆◆◆

اذان کی فضیلت

① سیدنا معاویہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا:''اذان دینے والے قیامت والے دن باقی تمام لوگوں سے لمبی گردن والے ہوں گے۔''

(مسلم : ۳۸۷)

② سیدنا عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ سے روایت ہے کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل سے محبت کرتے ہو۔ پس جب تم اپنی بکریوں میں یا جنگل میں ہو اور تم نماز کے لیے اذان دو تو پھر اونچی اور بلند آواز سے اذان دو۔ اس لیے کہ جہاں تک مؤذن کی آواز کو جن، انسان اور کوئی اور چیز سنتی ہے تو وہ قیامت والے دن اس کے لیے گواہی دے گی۔ حضرت ابوسعیدؓ نے فرمایا: میں نے اسے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ (البخاری : / ۲۷۸۔ ۸۸۔ فتح)

③ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا: جب تم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو تو تم اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو، اس لیے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ رحمت بھیجتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ طلب کرو۔ وہ (وسیلہ) جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے لائق ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں۔ پس جس شخص نے میرے لیے ''وسیلے'' کا سوال کیا اس کیلئے میری شفاعت حلال (واجب) ہو جائے گی۔ (مسلم : ۳۸۴)

④ سیدنا جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اذان سن کر یہ کہے: ''اے اللہ! اس دعوت کامل اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب! محمدؐ۔ کو وسیلہ اور فضیلت عطا

فرما اور انہیں اس مقام محمود پر فائز فرما، جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے'' ۔تو قیامت کے دن اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگی ۔(البخاری : / ٢٤٩ ۔ فتح)

5 سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جس شخص نے اذان سن کر یہ کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، محمد ﷺ کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں، تو اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں ۔(مسلم : ٦٨٣)

6 سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان کی گئی دعا رد نہیں کی جاتی ۔(احمد وابوداؤد، ترمذی) حدیث حسن ہے ۔

نماز فرض کی گئی تو نماز کے اوقات پہ لوگوں کو بلانے کے لیے ایک طریقہ بھی اختیار کیا گیا جسے ہم اذان کہتے ہیں ۔اذان کی جہاں تک اذان دینے والے کے لیے فضیلت ہے اس کے ساتھ ساتھ سننے والے کے لیے بھی اس کے بے شمار فوائد ہیں ۔اذان سے دنیا بھر میں اللہ وحدہ لاشریک کی بڑائی کا اور محمد ﷺ کی رسالت کا ڈھنکا بجتا ہے ۔اذان غیر مسلموں پر بھی گہرے نقوش چھوڑتی ہے، کئی واقعات سننے کو ملتے ہیں جن میں اذان کا غیر مسلم پر اثر واضح طور پر نظر آتا ہے ۔کچھ عرصہ قبل مجھے ایک خبر پڑھنے کو ملی جس کے ساتھ ویڈیو بھی اٹیچ تھی اس میں ایک اداکارہ جو کہ ہندو ہے یہ کہتی ہوئی دکھائی دی کہ اسے اذان کی آواز بھلی لگتی ہے، ''شام کے وقت جب سورج غروب ہو رہا ہوتا ہے تو ہر طرف سے اذانوں کی آواز مجھے بہت اچھی لگتی ہے اور میں اپنے گھر کے ٹیرس پہ بیٹھ کے اذان کے وقت کا انتظار کرتی ہوں ۔''
گویا اذان میں ایک ایسی کشش ہے جو دلوں کو بدل سکتی ہے ۔سب سے اہم بات یہ کہ اذان ہی وہ واحد ذریعہ ہے جس سے ہر وقت پوری دنیا میں توحید و رسالت کا نعرہ گونجتا ہے ۔ایک رپورٹ کے مطابق کوئی وقت ایسا نہیں جب دنیا میں کسی جگہ اذان نہ ہو رہی ہو، مشرق سے لے کر مغرب تک اذان کی آواز گونجتی ہے ۔سبحان اللہ

یتیم کی کفالت کی فضیلت

① سیدنا سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا دونوں جنت میں اس طرح (قریب قریب) ہوں گے'' آپ نے بیچ کی، اور انگوٹھے سے قریب کی انگلی، کو ملا کر دکھایا۔ (سنن ابی داود)

② سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر میں اپنے شوہر اور زیر کفالت یتیم بچوں پر خرچ کروں تو کیا زکاۃ ہو جائے گی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو دہرا اجر ملے گا، ایک صدقے کا اجر، دوسرے رشتہ جوڑنے کا اجر'' (سنن ابن ماجہ)

اسلام معاشرے میں امن وسلامتی کو پسند فرماتا ہے، اپنے ماننے والوں کے دکھ درد میں شریک ہونے کا حکم دیتا ہے۔ یتیم بچے کے سر پر چونکہ باپ کا سایہ نہیں ہوتا اس لیے وہ حالات کے تھپیڑوں کا شکار ہوسکتا ہے، وہ بے راہ روی کی راہ اختیار کرسکتا ہے، اس کی تربیت میں کمی کی وجہ سے وہ اچھائی برائی میں تمیز نہیں کرسکتا، اس لیے اسلام نے اس کی کفالت کا ذمہ بھی مسلمان بھائی پر ڈالا ہے۔ جو شخص یتیم کے ساتھ برا سلوک کرتا ہے تو قرآن مجید اسے آخرت کا انکاری کہتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ یتیم کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا جو طریقہ اسلام نے دیا ہے دنیا کے اور کسی مذہب نے نہیں دیا۔ جب یتیموں کا بھی خیال رکھا جائے گا، ان کی بھی تربیت ہوگی، انھیں بھی جینا سکھایا جائے گا تو وہ بھی معاشرے کے باوقار شہری بنیں گے اور معاشرے میں سے برائی کا خاتمہ ہوگا۔ جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سی غیر قانونی کاروائیوں میں وہ بچے شریک ہوتے ہیں جو یتیم ہوتے ہیں تو وجہ ان کی تربیت میں کمی ہے۔ ہمیں معاشرے کو سنوارنے کے لیے سب کو ساتھ لے کر چلنا ہوگا اور یہ ہمارا مذہبی فریضہ بھی ہے۔

زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کی فضیلت

① رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جو شخص مجھے اپنے دو جبڑوں کے درمیان (زبان) اور دو ٹانگوں کے درمیاں (شرمگاہ) کی ضمانت دے دے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں)۔

(بخاری و مسلم)

② رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ ایک بات کرتا ہے، اس میں غور وفکر نہیں کرتا، اور وہ اس بات کی وجہ سے مشرق ومغرب کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ جہنم کی آگ کی طرف گر جاتا ہے۔ (صحیح بخاری)

③ سیدنا علی بن حسین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! فضول باتوں کو چھوڑ دینا، آدمی کے اسلام کے اچھا ہونے کی دلیل ہے۔ (مسند احمد)

زبان اور شرم گاہ دو ایسی چیزیں ہیں جو معاشرے میں بگاڑ کا سبب بنتی ہیں۔ انسان جب زبان کا استعمال زیادہ کرتا ہے تو وہ خواری اٹھاتا ہے۔ مشہور قول ہے ''ہمیشہ مجھے میرے بولنے نے ذلیل کروایا نہ کہ خاموشی نے۔'' زبان سے لگنے والا زخم کبھی بھرتا نہیں ہے، اس میں ایک ایسی زہر بھر دیا گیا ہے کہ جب بھی اسے بے لگام چھوڑا جائے گا تو وہ زہر اگلے گی۔ فضول باتیں کرنے سے نبی محترم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ دوسری چیز شرم گاہ ہے، جب انسان اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے تو وہ انسان سے حیوان بن جاتا ہے۔ معاشرے میں قتل و غارت کی سب سے بڑی وجہ شرم گاہ ہے۔ خواہشات کا پیروکار یہ بات بھول جاتا ہے کہ اسے ایک دن مرنا بھی ہے اس لیے وہ صرف اپنی من مانی کرتا پھرتا ہے، جس سے معاشرے کے حالات انتہائی حد تک بگڑ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کرنے والا بنا دے۔ آمین

نوافل کی فضیلت

چاشت کی فضیلت:

① سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جب کوئی شخص صبح بیدار ہوتا ہے تو اس کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے۔ پھر فرمایا سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے الحمدللہ کہنا صدقہ ہے اور لا الہ الا اللہ کہنا بھی صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم دینا بھی صدقہ ہے اور بری بات سے روکنا بھی صدقہ ہے اور چاشت کی دو رکعتیں نماز پڑھ لینا سب سے کفایت کر جاتا ہے۔ (مسلم، کتاب صلوۃ المسافر وقصرھا)

② سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اپنے والد (انس الجھنی رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کی نماز سے فارغ ہو کر اپنی جگہ بیٹھا رہے یہاں تک کہ ضحیٰ (چاشت) کی دو رکعتیں پڑھے اور اس دوران صرف اچھی، بھلی (نیکی والی) گفتگو کرے تو اس کے گناہ خواہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں تو بخش دیئے جاتے ہیں۔

(سنن ابی داؤد، جلد اول کتاب الصلوۃ 1287)

③ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص مسجد میں نماز پڑھے تو نماز کا کچھ حصہ (سنتیں یا نوافل) اپنے گھر کے لئے بھی رکھے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس کی نماز سے اس کے گھر میں بہتری (برکت) دے گا۔

(مسلم، کتاب صلوۃ المسافر وقصرھا)

④ سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اذان اور تکبیر کے درمیان نماز ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات 3 مرتبہ دہرائے چوتھی بار فرمایا جس کا دل

چاہیے۔(مسلم، باب الاوقات التی نهی عن الصلوۃ فیها)

⑤ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم ﷺ نے اس قدر (نفل) نمازیں پڑھیں کہ آپؐ کے قدم مبارک سوج گئے۔ آپ ﷺ کہا گیا آپؐ اس قدر مشقت کیوں اٹھا رہے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے اگلے اور پچھلے گناہوں کی مغفرت فرمادی ہے آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

(مسلم، کتاب صفة والقیامة والجنة والنار)

تحیۃ المسجد کی فضیلت:

⑥ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں ادا کرے۔

(سنن ابی داؤد، جلد اول کتاب الصلوۃ 467)

⑦ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نمازوں کا کچھ حصہ (نوافل) گھروں میں پڑھا کرو اور انہیں (گھروں کو) قبرستان نہ بناؤ۔

(سنن ابی داؤد، جلد اول کتاب الصلوۃ 1448)

⑧ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن آدمی کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کا حساب کیا جائے گا۔ اگر نماز اچھی ہوئی تو وہ شخص کامیاب اور بامراد ہوگا اور اگر نماز خراب ہوئی تو وہ ناکام و نامراد ہوگا۔ اگر فرض نماز میں کچھ کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: دیکھو! کیا میرے بندے کے پاس کچھ نفلیں بھی ہیں جن سے فرضوں کی کمی پوری کردی جائے۔ اگر نفلیں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ ان سے فرضوں کی کمی پوری فرمادیں گے۔ اس کے بعد پھر اسی طرح باقی اعمال روزہ، زکوۃ وغیرہ کا حساب ہوگا یعنی فرض روزوں کی کمی نفل روزوں سے پوری کی جائے گی اور زکوۃ کی کمی نفلی صدقات سے پوری کی جائے گی۔ (ترمذی)

⑨ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بندے

کو دو رکعت نماز کی توفیق دے دیں اس سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔ بندہ جب تک نماز میں مشغول رہتا ہے بھلائیاں اس کے سر پر بکھیر دی جاتی ہیں اور بندے اللہ تعالیٰ کا قرب اس چیز سے بڑھ کر کسی اور چیز کے ذریعہ حاصل نہیں کر سکتے جو خود اللہ تعالیٰ کی ذات سے نکلی ہے یعنی قرآن شریف۔ (ترمذی)

⑩ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زوال کے بعد ظہر سے پہلے کی چار رکعتیں تہجد کی چار رکعتوں کے برابر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے۔ پھر آیت کریمہ تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے: سایہ دار چیزیں اور ان کے سائے (زوال کے وقت) کبھی ایک طرف کو اور کبھی دوسری طرف کو عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہوئے جھکے جاتے ہیں۔ (ترمذی)

⑪ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میری امت کے دو آدمیوں میں سے ایک رات کو اٹھتا ہے اور طبیعت کے نہ چاہتے ہوئے اپنے آپ کو اس حال میں وضو پر آمادہ کرتا ہے کہ اس پر شیطان کی طرف سے گرہیں لگی ہوتی ہیں۔ جب وضو میں اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب چہرہ دھوتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے، جب سر کا مسح کرتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے، جب پاؤں دھوتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں جو انسانوں کی نگاہوں سے اوجھل ہیں: میرے اس بندہ کو دیکھو کہ وہ کس طرح مشقت اٹھا رہا ہے۔ میرا یہ بندہ مجھ سے جو مانگے گا وہ اسے ملے گا۔ (مسند احمد)

⑫ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص فجر کی نماز با جماعت پڑھتا ہے پھر سورج نکلنے تک اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے پھر دو رکعت نفل پڑھتا ہے تو اسے حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: کامل حج اور عمرہ کا ثواب، کامل حج اور عمرہ کا ثواب، کامل حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی)

جب انسان اللہ تعالیٰ سے بے پناہ محبت شروع کر دیتا ہے تو وہ ہر وقت اس کی یاد میں مگن رہتا ہے۔ وہ فرض کاموں سے ہٹ کر ہر وہ عمل بھی شروع کر دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی خوشی کا سبب بنتا ہے۔اس کی زندگی میں تہجد، اشراق اور نفلی روزے جگہ بنا لیتے ہیں۔ جب انسان اس حالت میں پہنچ جائے تو وہ کبھی بھی معاشرے کے لیے برا سوچ نہیں سکتا ، وہ انسانیت کی خدمت عبادت سمجھ کے کرتا ہے، اگر وہ دولت مند ہے تو غریبوں اور مسکینوں کی دل کھول کر مدد کرتا ہے۔ مال کی حرص اس میں سے ختم ہو جاتی ہے۔ جب مال کی حرص ختم ہو جائے تو زندگی رب رحمان کے احکام کے تابع ہو جاتی ہے۔ مال کی چاہت انسان سے غلط کام کرواتی ہے جس سے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔نوافل کا اہتمام کرنے والا انسان ہر وقت محتاط رہتا ہے کہ کہیں اس کے اعمال غارت نہ ہو جائیں۔غرض بندہ مومن ہر حال میں کارآمد ہے۔

فجر کی دوسنتوں کی فضیلت

⑬ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فجر کی دو رکعت (سنت) پوری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے،اس سے بہتر ہیں۔ (صحیح مسلم)

صبح سویرے اٹھنا صحت کے لیے بہت ضروری ہے اور ساتھ ورزش تو سونے پہ سہاگہ ہے۔ اسلام نے اس سب کا انتظام کر رکھا ہے۔صبح اُٹھتے ہی انسان کے لیے ایک ورزش رکھ دی ہے اور ساتھ اس ورزش کا ثواب ہی ثواب ہے۔ دنیا کا سب سے امیر ترین آدمی وہی ہوتا ہے جو صبح کی دوسنتیں ادا کرتا ہے۔ جب انسان صبح سویرے اٹھتا ہے تو وہ تازہ دم ہوتا ہے اور وہ مسجد میں نماز کے لیے جاتا ہے تو صبح کی ٹھنڈی ہوا اس کا استقبال کرتی ہے۔صبح کی ٹھنڈی ہوا میں ایک خاص قسم کی خوشبو اور آکسیجن کی وافر مقدار موجود ہوتی ہے جو انسان کے لیے بہت مفید ہوتی ہے۔صبح سویرے اٹھنے والا سارا دن تازہ دم رہتا ہے۔سائنس بھی اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ رات کو جلدی سونا، صبح جلدی اٹھنا اور صبح سویرے ورزش کرنا انسانی جسم کے لیے نہایت ہی مفید ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کے لیے ان تمام چیزوں کا از خود بندوبست کر رکھا ہے۔سبحان اللہ

اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کی فضیلت

① سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کے لئے محبت اور اللہ کے لئے بغض رکھنا افضل اعمال میں سے ہیں۔

(سنن ابی داؤد، کتاب السنة جلد سوئم، :4599)

② سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا۔ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے محبت کی اور اللہ کے لئے بغض رکھا، اللہ تعالیٰ کے لئے (کسی کو) کچھ دیا اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہی روک لیا (نہ دیا) تو اس نے ایمان مکمل کرلیا۔

(سنن ابی داؤد، جلد سوئم کتاب السنة 4681)

③ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ کو ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اس کو ملنا چاہتا ہے جو اللہ کا ملنا برا جانے اللہ بھی اس کے ملنے کو برا جانے۔

(جامع ترمذی جلد اول باب الجنائز:1066)

④ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی مسلمان صبح اور شام 3 بار (یہ کلمات) کہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو خوش فرمادیں گے۔

رضيت بالله رباً وبالاسلام ديناً وبمحمد نبياً

''میں اللہ تعالیٰ کے رب، اسلام کے دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے پر راضی ہوگیا۔'' (ترمذی)

⑤ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول، مجھے ایسا عمل بتائیں کہ جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں

آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا سے محبت نہ کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریں گے اور لوگوں کے پاس جو مال ہے اس سے بھی محبت نہ کرو لوگ تم سے محبت کریں گے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: بتلاؤ ایمان کی کونسی کڑی زیادہ مضبوط ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے (لہٰذا آپ ﷺ ہی ارشاد فرمائیں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے لئے باہمی تعلق وتعاون ہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے محبت ہو اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے کسی سے بغض وعداوت ہو۔ (بیہقی)

کائنات کی ہر چیز اس بات کی گواہی دیتی ہوئی نظر آتی ہے کہ اس کائنات کو بنانے والی کوئی ذات ہے جو ہر چیز پر قادر ہے۔ دنیا کا ہر مذہب اسی ذات بابرکات کی خوشنودی کے لیے مختلف طریقے وضع کرتا ہے، لیکن اسلام چوں کہ اسی ذات بابرکات کی طرف سے بھیجا ہوا دین ہے اور باقی مذاہب یا تو منسوخ ہو گئے ہیں یا لوگوں نے اپنی سوچ و بچار سے بنائے ہیں، اس لیے اسلام نے سب سے بہترین طریقہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لیے انسان کو دو طریقوں پر عمل کرنا ہوگا۔ ایک کتاب اور دوسرا سنت۔ کتاب سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا قرآن مجید ہے اور سنت سے مراد وہ طریقہ جو نبی اکرم ﷺ نے اپنایا ہے۔ جب انسان اللہ کی محبت کے حصول کے لیے کوشش کرتا ہے تو وہ پھر کبھی معاشرے کو نقصان نہیں پہنچاتا۔ وہ انسانیت کی خدمت کو فرض عین سمجھتا ہے۔ ایسے لوگوں سے معاشرے میں نکھار پیدا ہوتا ہے اور معاشرے ترقی کی منازل طے کر پاتے ہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نظام انسان کی بھلائی کے لیے بنایا ہے۔ اللہ ہمیں اپنا پسندیدہ بندہ بنا لے۔ آمین

◆◆◆◆◆◆

رسول ﷺ سے محبت کرنے کی فضیلت

① سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک پورا مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کو میری محبت اپنے باپ اور اپنی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو۔ (بخاری، جلد اول کتاب ایمان: 14)

② سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس میں تین باتیں ہوں گی وہ ایمان کا مزہ پائے گا۔ یہ کہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت اس کو سب سے زیادہ ہو۔ دوسرے یہ کہ فقط اللہ کے لئے کسی سے دوستی رکھے۔ تیسرے یہ کہ دوبارہ کافر بننا اس کو اتنا ناگوار ہو جیسے آگ میں جھونکا جانا۔ (بخاری، جلد اول کتاب ایمان: 15)

③ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابیؓ نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا اے اللہ کے رسول، آپؐ اس آدمی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہو لیکن اس تک پہنچ نہ سکتا ہو۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھے گا۔ (مسلم، کتاب البر والصلة)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھے (مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا: اے میرے بیٹے! اگر تم ایسا کر سکتے ہو کہ صبح اٹھنے کے بعد سے لے کر رات کو سونے تک تمہارے دل میں کسی آدمی کے بارے میں کوئی بغض و کینہ نہ ہو تو تم ایسا ہی کرنا۔ یہ میری سنت سے ہے۔ اور جس آدمی نے میری سنت کو محبوب جانا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس آدمی نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی)

④ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں

مجھ سے زیادہ محبت رکھنے والے لوگوں میں سے وہ (بھی) ہیں جو میرے بعد آئیں گے، ان کی یہ آرزو ہوگی کہ کاش وہ اپنا گھر بار اور مال سب قربان کر کے کسی طرح مجھ کو دیکھ لیتے۔ (مسلم)

اس کائنات میں سب سے اعلیٰ انسان محسن انسانیت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اللہ نے آپ ﷺ کی زندگی کو ہمارے لیے بہترین نمونہ قرار دیا ہے۔ بہت سے غیر مسلم محققین نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ اس دنیا میں سب سے بہترین زندگی گزارنے والے اور سب سے اچھا نظام مہیا کرنے والے محمد رسول اللہ ﷺ ہی ہیں۔ اگر کوئی حکمران ہے تو پھر وہ مدینے کی ریاست کے بادشاہ کو دیکھے، اگر فاتح ہے تو فتح مکہ کے موقع پر فاتح مکہ کا کردار سامنے رکھے، اگر تاجر ہے تو پھر شام میں جاتے ہوئے اس تاجر ﷺ کی زندگی سے ہدایت حاصل کرے۔ غرض جو کوئی بھی ہے اسے رسول اللہ ﷺ کی زندگی سے ہدایت مل سکتی ہے۔ جب انسان آپ ﷺ سے محبت کرنے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔ محبت اس چیز کا نام ہے کہ انسان اپنے محبوب کی ہر چیز اور ہر بات پہ عمل کر کے دکھائے، جب بھی کوئی شخص آپ ﷺ کی زندگی پہ عمل کرے گا تو وہ معاشرے کا ایک باوقار شہری بن جائے گا۔ حکام کے ساتھ کیسا سلوک کرنا ہے، ہمسائیوں کا کیا حق ہے، حقوق العباد کیا ہیں اور حقوق اللہ کیا ہیں؟ یہ سب آپ ﷺ کی زندگی میں موجود ہیں۔ جب قانون اسلام معاشرے میں آئے گا تو معاشرے کی کایا پلٹ جائے گی۔ ان شاء اللہ

◆◆◆◆◆◆

سچ کی فضیلت

① سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ فسق فجور کی طرف لگاتا ہے اور فجور گناہ، آگ کی طرف لے جاتے ہیں۔ کوئی شخص جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ میں مبالغہ کی حد تک پہنچ جاتا ہے حتی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جھوٹا لکھا جاتا ہے سچائی اختیار کرو کیونکہ سچائی نیکی کی راہنمائی کرتی ہے اور نیکی یقیناً جنت کی طرف لے جاتی ہے انسان سچ بولتا رہتا ہے اور سچ کی تلاش میں رہتا ہے حتی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سچا لکھا جاتا ہے۔ (سنن ابی داؤد، جلد سوئم کتاب الادب:4989)

② سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ ہم سے خوش طبعی کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں سچ کے علاوہ کچھ نہیں کہتا۔

(جامع ترمذی جلد اول باب البر والصلة:1990)

③ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ لوگوں میں کونسا شخص سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ شخص جو مخموم دل اور زبان کا سچا ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: زبان کا سچا تو ہم سمجھتے ہیں، مخموم دل سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: مخموم دل وہ شخص ہے جو پرہیزگار ہو، جسکا دل صاف ہو، جس پر نہ تو گناہوں کا بوجھ ہو اور نہ ظلم کا، نہ اس کے دل میں کسی کے لئے کینہ ہو اور نہ حسد۔ (ابن ماجہ)

یہ بات ساری دنیا جانتی ہے کہ جس چیز کی بنیاد سچ پہ مبنی نہ ہو تو وہ چیز کبھی قائم نہیں رہ پاتی۔ ایک جھوٹ کو چھپانے کے لیے انسان کو سیکڑوں جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔ اسلام نے جھوٹ سے سخت نفرت ظاہر کی ہے اور سچی بات کو پسند فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن مجید

میں یہ حکم دیا ہے کہ مومنو بات کیا کرو تو سیدھی سیدھی۔ جب معاملات سچائی پر مبنی ہوں گے تو معاشرہ کبھی ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہیں ہوگا۔ ظاہر و باطن کھل کر سامنے آجائے گا تو ہر شخص کی مرضی ہوگی کہ وہ جو چاہے پسند کر لے۔ اسلام کی تاریخ اٹھا کے دیکھ لیں سچائی پہ مبنی نظام صرف اسلام میں ہی ملے گا۔ جھوٹ ہلاک کر ڈالتا ہے اور سچ ہمیشہ نجات دیتا ہے۔ اللہ ہم سب کو سچا بنائے۔ آمین

◆◆◆◆◆◆

نیکی کا حکم، اور برائی سے روکنے کی فضیلت

① سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: افضل جہاد جابر (ظالم) بادشاہ کے سامنے کلمہ عدل کہنا ہے یا ظالم امیر کے سامنے (کلمہ حق کہنا ہے)

(سنن ابی داؤد، جلد سوئم کتاب الملاحم:4344)

② سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی کو ہدایت کی دعوت دی تو اس داعی کو بھی اس قدر ثواب ملے گا جس قدر اس پر عمل کرنے والوں کو ملے گا اور ان میں سے کسی کے ثواب میں کمی نہیں کی جائے گی اور جس شخص نے کسی کو گمراہی کی دعوت دی تو اس پر بھی اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا اس کی اتباع کرنے والوں کو ہوگا اور یہ ان کے گناہوں میں کچھ کمی نہیں کرے گا۔

(سنن ابی داؤد، جلد سوئم کتاب السنة:4609)

③ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ابن آدم کے ہر جوڑ پر صبح صدقہ ہوتا ہے۔ اپنے ملنے والے پر سلام کرنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے۔ راستہ سے تکلیف دہ چیز دور کرنا صدقہ ہے۔ اپنی بیوی سے مباشرت کرنا صدقہ ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! اگر کوئی اپنی شہوت پوری کرے پھر بھی صدقہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا اگر کوئی زنا کرے تو کیا وہ گناہگار نہیں ہوگا آپؐ نے فرمایا ہر ایک جوڑ سے دو رکعت نماز چاشت کافی ہوجاتی ہے۔

(سنن ابی داؤد، جلد سوئم کتاب الادب:5243)

④ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم، جس

کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ تم اچھے کاموں کا حکم دیتے رہنا اور برے کاموں سے روکتے رہنا ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر عذاب مسلط کردے پھر تم اس سے دعا کرو لیکن تمہاری دعا قبول نہ ہوگی۔ (ترمذی)

⑤ سیدنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا: یارسول اللہ کیا ہم لوگ ایسی حالت میں بھی ہلاک ہوجائیں گے جبکہ ہم میں نیک لوگ بھی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں جب برائی عام ہوجائے۔ (بخاری)

⑥ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں گھوڑی کی سواری اچھی طرح نہیں کرپاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مار کر دعا دی اے اللہ! اسے اچھا گھڑ سوار بنادیجئے اور خود سیدھے راستہ پر چلتے ہوئے دوسروں کو بھی سیدھا راستہ بتانے والا بنادیجئے۔ (بخاری)

⑦ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے آپ کو گھٹیا نہ سمجھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اپنے آپ کو گھٹیا سمجھنے کا کیا مطلب ہے؟ ارشاد فرمایا: کوئی ایسی بات دیکھے جس کی اصلاح کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ہو لیکن یہ اس معاملہ میں کچھ نہ بولے تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن فرمائیں گے کہ تمہیں کس چیز نے فلاں فلاں معاملہ میں بات کرنے سے روکا تھا؟ وہ عرض کرے گا: لوگوں کے ڈر کی وجہ سے نہیں بولا تھا کہ وہ مجھے تکلیف پہنچائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ میں اس بات کا زیادہ حقدار تھا کہ تم مجھ ہی سے ڈرتے۔ (ابن ماجہ)

⑧ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم راستوں میں نہ بیٹھا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمارے لئے ان راستوں میں بیٹھنا ضروری ہے ہم وہاں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر بیٹھنا ہی ہے تو راستے کے حقوق ادا کیا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! راستہ کے حقوق کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نگاہوں کو نیچے رکھنا، تکلیف دہ چیزوں کو راستے سے ہٹادینا

(یا خود تکلیف پہنچانے سے باز رہنا) سلام کا جواب دینا، نیکی کی نصیحت کرنا اور برائی سے روکنا۔ (بخاری)

⑨ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہماری اتباع کرنے والوں میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ کرے، ہمارے بڑوں کا احترام نہ کرے، نیکی کا حکم نہ کرے اور برائی سے منع نہ کرے۔ (ترمذی)

⑩ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا بیوی، مال، اولاد اور پڑوسی کے متعلق احکامات کے پورا کرنے کے سلسلہ میں جو کوتاہیاں اور گناہ ہو جاتے ہیں ان کا نماز، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کفارہ بن جاتے ہیں۔ (بخاری)

⑪ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ فلاں شہر کو شہر والوں سمیت الٹ دو۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! اس شہر میں آپ کا فلاں بندہ بھی ہے جس نے ایک لمحہ بھی آپ کی نافرمانی نہیں کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ تم اس شہر کو اس شخص سمیت سارے شہر والوں پر الٹ دو کیونکہ شہر والوں کو میری نافرمانی کرتا ہوا دیکھ کر اس شخص کے چہرے کا رنگ ایک گھڑی کے لئے بھی نہیں بدلا۔

(مشکوٰۃ المصابیح)

⑫ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اور تمہاری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی تو پتنگے اور پروانے اس میں گرنے لگے اور وہ ان کو آگ سے ہٹانے لگا۔ میں بھی تمہاری کمروں سے پکڑ پکڑ کر تمہیں جہنم کی آگ سے بچا رہا ہوں لیکن تم میرے ہاتھوں سے نکلے چلے جا رہے ہو یعنی جہنم کی آگ میں گرے جا رہے ہو۔

(مسلم)

⑬ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شب معراج میں میرا گزر ایسی جماعت پر ہوا کہ ان کے ہونٹ جہنم کی آگ کی قینچیوں سے کترے

جارہے تھے۔ میں نے جبرئیل (علیہ السلام) سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ واعظ ہیں جو دوسروں کو نیکی کرنے کے لئے کہتے تھے اور خود اپنے کو بھلا دیتے تھے یعنی خود عمل نہیں کرتے تھے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے تھے کیا وہ سمجھدار نہیں تھے۔

(مسند احمد)

اسلام نہ صرف ایک انسان کو اپنے آپ کو سنوارنے کا حکم دیتا ہے بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی راہِ راست دکھانا اُسی کے ذمہ ہے۔ پچھلی قوموں میں ایک نبی دوسرے نبی کا جانشین ہوتا تھا اور اس طرح دعوت کا سلسلہ جاری رہتا تھا لیکن چوں کہ حضرت محمد ﷺ کی آمد کے بعد اب کوئی نبی نہیں آنا اس لیے یہ ذمہ داری اب امتیوں پر ہے کہ دعوت و اصلاح کا کام اسی طریقے سے جاری و ساری رکھیں۔ جب انسان مذہبی فریضہ سمجھ کر دوسرے کو برائی سے روکنے کی کوشش کرتا ہے تو اسے اپنے اندر سے بھی ان برائیوں کا خاتمہ کرنا پڑتا ہے اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو یقیناً لوگ اس کی بات ماننے کو تیار نہیں ہوں گے۔ ایک داعی کو اس قابل ہونا ضروری ہے کہ جب وہ کسی نیک کام کرنے کا حکم دے رہا ہو تو وہ اسے خود پہلے بجالائے اور برائی سے خود بچا ہو۔ جب انسان ایسا ہو جائے گا تو معاشرے میں سے برائی کا خاتمہ ہوگا اور ہر طرف نیکی، فلاح اور خدمت کے کام ہوں گے۔ اللہ ہمیں اس فریضے پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

◆◆◆◆◆◆

بیمار کی بیمار پرسی کی فضیلت

① سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں، سلام کا جواب دینا، بیمار ہو تو اس کو جا کر پوچھنا، اس کے جنازے کے ساتھ جانا، دعوت قبول کرنا، چھینک کا جواب دینا۔

(بخاری، جلد اول کتاب الجنائز حدیث نمبر:1167)

② سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ عزوجل فرمائیں گے اے ابن آدم، میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہیں کی۔ وہ شخص کہے گا کہ اے میرے رب، میں آپ کی عیادت کیسے کرتا حالانکہ آپ تو رب العالمین ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا اگر تم اس کی عیادت کرتے تو مجھے اس کے پاس پاتے۔ اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو تم نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔ وہ شخص کہے گا۔ اے میرے رب میں آپ کو کھانا کیسے کھلاتا حالانکہ آپ تو رب العالمین ہیں۔ اللہ فرمائیں گے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تم سے کھانا مانگا تم اگر اسکو کھانا کھلاتے تو تم مجھے اس کے پاس پاتے۔ اے ابن آدم، میں نے تم سے پانی مانگا تھا تم نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ وہ شخص کہے گا۔ اے میرے رب، میں آپ کو کیسے پانی پلاتا حالانکہ آپ تو رب العالمین ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرے فلاں بندہ نے تم سے پانی مانگا تھا اگر تم اس کو پلاتے تو تم مجھے اس کے پاس پاتے۔ (مسلم، کتاب البر والصلة)

③ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مریض کی عیادت کرنے والا واپس آنے تک جنت کے باغ میں رہتا ہے۔ (مسلم، کتاب البر والصلة)

④ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھوکے کو کھانا کھلاؤ، مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو رہا کراؤ۔

(سنن ابی داؤد، جلد دوم کتاب الجنائز:3105)

⑤ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی بیمار کی عیادت کی یا اللہ کے لئے کسی بھائی سے ملاقات کی پکارتا ہے اسے ایک پکارنے والا یعنی فرشتہ کہتا ہے تجھے مبارکباد ہو اور تیرا تیز چلنا مبارک ہو اور تو نے جنت میں اترنے کی جگہ بنالی۔

(جامع ترمذی، جلد اول باب البر والصلة:2008)

⑥ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان کسی مسلمان کی بیمار پرسی کرتا ہے اور 7 بار یہ دعا پڑھتا ہے۔

"اسال الله العظيم رب العرش العظيم ان يشفيك"

''میں اللہ عظمت والے سے سوال کرتا ہوں جو عرش عظیم کا رب ہے کہ وہ آپ کو شفا عطا فرمائے)۔ اگر اس کی موت کا وقت نہ آپہنچا ہو تو اس مریض کو شفا حاصل ہو جاتی ہے۔'' (ابوداؤد، ترمذی)

⑦ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بعض ایمان والے بندے اور ایمان والی بندی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مصائب اور حوادث آتے رہتے ہیں کبھی اس کی جان پر، کبھی اس کی اولاد پر، کبھی اس کے مال پر (اور اس کے نتیجہ میں اس کے گناہ جھڑتے رہتے ہیں) یہاں تک کہ وہ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرتا ہے کہ اس کا ایک گناہ بھی باقی نہیں رہتا۔ (ترمذی)

⑧ سیدنا ابویعلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو جسمانی بیماری میں مبتلا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتے کو حکم دیتے ہیں کہ اس بندہ کے وہی سب نیکیوں اعمال لکھتے رہو جو یہ (تندرستی کے زمانے میں) کیا کرتا تھا۔ پھر اگر اس کو شفا دیتے ہیں تو اسے (گناہوں سے) دھوکر پاک صاف فرما دیتے ہیں اور اگر اس کی

روح قبض کر لیتے ہیں تو اس کی مغفرت فرماتے ہیں اور اس پر رحم فرماتے ہیں۔

(مسند احمد، مجمع الزوائد)

⑨ سیدنا ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان جب بھی کسی تھکاوٹ، بیماری، فکر، رنج و ملال، تکلیف اور غم سے دو چار ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔ (بخاری)

اسلام انسانوں کو ایک دوسرے کے دکھ، سکھ کا ساتھی بناتا ہے۔ کہتے ہیں کہ دکھ بانٹنے سے کم اور خوشی تقسیم کرنے سے زیادہ ہوتی ہے۔ بیماری بھی یقیناً ایک دکھ ہی ہے۔ جب انسان کسی کے بیمار ہونے پر اس کی طرف جاتا ہے اور اس کے لیے دعا کرتا ہے اور صبر کی تلقین کرتا ہے تو بیمار انسان کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ میرا کس قدر ہمدرد ہے کہ جو میری بیمار پرسی کے لیے حاضر ہوا ہے۔ اس سے معاشرے میں محبت، ایک دوسرے کے ساتھ ہر حال میں کھڑے ہونا اور دوسروں کے لیے دعائیں کرنے کا جذبہ اجاگر ہوتا ہے۔ برصغیر میں خاص طور پر دیہات میں یہ ایک قسم کی روایت بھی ہے کہ جب کوئی بیمار ہو تو اس کی بیمار پرسی کی جاتی ہے۔ یقیناً یہ ایک بہت اچھی عادت ہے، اگر نیکی کی نیت ہو تو اس کا بہت زیادہ اثر و ثواب بھی ہے۔ بیمار پرسی کرنے کا معاشرے پہ بہت مثبت اثر ہوتا ہے۔

◆◆◆◆◆◆

مہمان نوازی کی فضیلت

① سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: آپ ؐ ہم کو دوسرے ملک والوں کے پاس بھیجتے ہیں ہم ایسے لوگوں کے پاس اترتے ہیں جو ہماری ضیافت تک نہیں کرتے تو آپ ؐ کیا فرماتے ہیں؟ آپ ؐ نے فرمایا اگر تم کسی قوم کے پاس جا کر اترو۔ وہ جیسے دستور ہے اتنی تمہاری مہمانی کرنے کا حکم دیں تو خیر ورنہ ان سے اپنی مہمانی کا حق وصول کرلو۔(بخاری، جلد اول کتاب المظالم حدیث نمبر:2297)

② سیدنا ابوشریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کا اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان ہو اسے چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اوراس کی مہمان نوازی کا اہتمام کرے۔صحابہ کرامؓ نے پوچھا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کی مہمان نوازی کا اہتمام کب تک کریں؟ آپ ؐ نے فرمایا ایک دن اور ایک رات تک اور پھر 3 دن تک اس کی عام مہمان نوازی کرے۔اس کے بعد بھی اگر رہے تو وہ اس پر صدقہ ہے اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر یقین رکھتا ہو وہ بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے۔(مسلم، باب الضیافة)

③ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کہا میں فاقہ سے ہوں۔آپ ؐ نے اپنی زوجہ کے پاس پیغام بھیجا۔انہوں نے کہا اس ذات کی قسم،جس نے آپ ؐ کو حق کے ساتھ بھیجا میرے پاس تو پانی کے سوا کچھ نہیں۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری زوجہ کے پاس پیغام بھیجا انہوں نے بھی اس طرح کہا حتیٰ کہ سب نے یہی کہا۔ بالآخر آپ ؐ نے فرمایا جو شخص اس کو آج رات مہمان بنائے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا۔ انصار میں سے ایک شخص نے کھڑے ہوکر کہا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کو میں مہمان بناؤں گا۔ وہ شخص اس مہمان کو اپنے گھر لے گیا اور بیوی سے پوچھا تمہارے پاس (کھانے

کی) کوئی چیز ہے؟ بیوی نے کہا صرف بچوں کا کھانا ہے اس نے کہا بچوں کو کسی اور چیز سے بہلا کر سلا دو۔ جب مہمان کھانا کھانے لگے تو چراغ بجھا دینا اور اس پر یہ ظاہر کرنا کہ ہم کھانا کھا رہے ہیں پھر وہ سب بیٹھ گئے اور مہمان نے سیر ہو کر کھانا کھا لیا۔ جب صبح کو وہ نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچا تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تم نے مہمان کے ساتھ جو (حسن) سلوک کیا اللہ تعالیٰ اس پر بہت خوش ہوا۔ (مسلم، کتاب الاشربة)

④ سیدنا مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سن لو مجھے کتاب (قرآن) دی گئی ہے اور اس کے ساتھ اس کی مثل (حدیث) بھی دی گئی ہے ممکن ہے کہ کوئی مال و دولت کے نشہ سے سرشار اپنے تخت پر بیٹھ کر یہ کہے کہ تم اس قرآن کو لازم پکڑو۔ اس میں تم جو چیز حلال پاؤ اسے حلال سمجھو اور جو حرام پاؤ اسے حرام قرار دو۔ سن لو پالتو گدھے تمہارے لئے حلال نہیں (اسی طرح) درندوں میں سے کچلی والے (حلال نہیں) اور معاہد (ذمی) کی گری پڑی چیز بھی حلال نہیں الا یہ کہ اس کا مالک اس سے بے نیاز ہو جائے اور جو شخص کسی قوم کے ہاں مہمان ٹھہرے تو اس کی ضیافت و اکرام ان پر فرض ہے اگر وہ اس کی مہمان نوازی نہ کریں تو وہ اپنی مہمان نوازی کے بقدر ان سے لے سکتا ہے۔

(سنن ابی داؤد، جلد سوئم کتاب السنة:4604)

مہمان نوازی کرنا فرض ہے۔ اسلام نے مہمان نوازی پر بہت زور دیا ہے۔ جب انسان گھر سے نکلتا ہے تو اس کے دکھ، سکھ میں شریک ہونے والا اور کوئی نہیں ہوتا۔ اس لیے اللہ وحدہ لاشریک نے اس کے لیے خاص بندوبست فرما دیا ہے۔ ایک تو مہمان نوازی کا اجر بہت زیادہ ہے جو کہ آپ مندرجہ بالا احادیث میں ملاحظہ فرما چکے ہیں، دوسرا اس سے مختلف اقوام کے آپس میں روابط بڑھتے ہیں، بھائی چارے پیدا ہوتے ہیں۔ جب ایک انسان کے ساتھ کوئی قبیلہ اچھا سلوک کرتا ہے تو وہ انسان اس قبیلے کا ذکر ضرور اپنے علاقے میں کرتا ہے جس سے کاروباری معاملات اور دیگر کوئی امور بڑھنے کے امکان بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ مہمان نوازی قوموں کا خاص وصف ہے۔ اس سے کسی بھی قبیلے، نسل اور خاندان کے باعظمت ہونے کا پتا چلتا ہے۔

امانت داری کی فضیلت

① سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی میں امانت داری نہیں اس میں ایمان نہیں اور جو وعدہ کا خیال نہیں کرتا اس کے دین کا کوئی اعتبار نہیں۔

(مشکوۃ، کتاب الایمان)

② سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو امیر مسلمانوں کے معاملات کا ذمہ دار بن کر مسلمانوں کی خیر خواہی میں کوشش نہ کرے وہ مسلمانوں کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ (مسلم)

③ سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان رعیت کا ذمہ دار بنے پھر ان کے ساتھ دھوکہ کا معاملہ کرے اور اسی حالت پر اس کی موت آجائے تو اللہ تعالیٰ جنت کو اس پر حرام کر دیں گے۔ (بخاری)

④ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجلسیں امانت ہیں۔ (ابو داؤد)

کسی بھی معاشرے میں جب تک ایمان داری ہوتی ہے تب تک وہ معاشرہ کامیاب و کامران ہوتا ہے۔ اگر معاشرے میں سے امانت اور دیانت ختم ہو جائے تو وہ معاشرہ قصہ پارینہ بن جاتا ہے۔ مفہوم حدیث کے مطابق اگر انسان میں امانت داری نہیں ہے تو اس میں ایمان نہیں ہے اور یہ منافقوں کی صفت ہے کہ جب ان کو امانت دی جائے تو وہ خیانت کرتے ہیں۔ عموماً غریب لوگ اپنی جمع پونجی امرا کے پاس امانت کے طور پہ رکھتے ہیں تا کہ محفوظ رہے، لیکن اگر وہی شخص حق دار کو دھوکا دے اور امانت میں خیانت کرے تو یقیناً

معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوگا، جس کا ازالہ کسی طور ممکن نہیں ۔ معاشرہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جائے گا اور لوگوں کا ایک دوسرے پہ سے اعتماد ختم ہو جائے گا۔ اسلام ایک پرامن نظام مہیا کرنے والا دین ہے۔ معاشرتی نظام کو بہترین طریقے سے چلانے کے لیے اسلامی قانون کا نفاذ بے حد ضروری ہے ورنہ معاشرے کے امرا اپنی من مانی کریں گے اور غریبوں کے حقوق سلب کر لیے جائیں گے۔

◆◆◆◆◆◆

صلح کروانے کی فضیلت

① سیدہ ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین چیزوں میں جھوٹ بولنے کی رخصت دیتے ہوئے سنا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایسے شخص کو جھوٹا نہیں سمجھتا جو لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے کوئی بات کرتا ہے اس کا مقصد صرف اور صرف اصلاح ہوتا ہے۔ جو دوسرا وہ شخص جو جنگ کے موقع پر کوئی بات کرتا ہے۔ اور تیسرا وہ شخص جو اپنی بیوی سے کوئی بات کرتا ہے اور بیوی خاوند سے کوئی بات کرتی ہے۔ (سنن ابی داؤد، جلد سوئم کتاب ادب: 4921)

② سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو روزہ، نماز اور صدقہ خیرات سے افضل درجہ والی چیز نہ بتاؤں؟ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: ضرور ارشاد فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باہمی اتفاق سب سے افضل ہے کیونکہ آپس کی نا اتفاقی (دین کو) مونڈنے والی ہے (یعنی جیسے استرے سے سر کے بال ایک دم صاف ہو جاتے ہیں ایسے ہی آپس کی لڑائی سے دین ختم ہو جاتا ہے)۔ (ترمذی)

③ سیدنا حمید بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ اپنی والدہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صلح کرانے کے لئے ایک فریق کی طرف سے دوسرے فریق کو (فرضی) باتیں پہنچائیں اس نے جھوٹ نہیں بولا (یعنی اسے جھوٹ بولنے کا گناہ نہیں ہوگا)۔ (ابوداؤد)

④ سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی سے تین راتوں سے زیادہ (قطع تعلق کر کے) اسے

چھوڑے رکھے کہ دونوں ملیں تو یہ اِدھر کو منہ پھیر لے اور وہ اُدھر کو منہ پھیر لے اور دونوں میں افضل وہ ہے جو (میل جول کرنے کے لئے) سلام میں پہل کرے۔ (مسلم)

⑤ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی کرے۔ جس شخص نے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھا اور مرگیا تو جہنم میں جائے گا۔ (ابو داؤد)

جب دو لوگ آپس میں لڑتے ہیں یقیناً وہ ایک دوسرے کے خلاف سازشیں کرتے ہیں جس سے ان کے خاندان متاثر ہوتے ہیں، صرف خاندان ہی نہیں پورا ماحول خراب ہوتا ہے۔ لڑتے وہی ہیں جن کے آپس میں تعلقات ہوتے ہیں، ایک تو وہ تعلقات خراب ہوتے ہیں دوسرا دشمن اس بات کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اسلام مسلمان کو کمزور دیکھنا نہیں چاہتا۔ اس لیے اللہ وحدہ لاشریک نے اعلان فرمایا: ''مومنو اللہ سے ڈرو اور آپس میں صلح کروا دیا کرو۔'' صلح ایک ایسا عمل ہے جس کے لیے جھوٹ بولنے جیسا قبیح عمل بھی شریعت اسلامیہ نے جائز قرار دیا ہے، کیوں کہ اس سے معاشرہ بڑی بڑی لڑائیوں سے بچ جاتا ہے۔ اللہ ہمیں بھی صلح کروانے والا بنائے۔ آمین

◆◆◆◆◆◆

صبر کی فضیلت

① سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر کے پاس بیٹھ کر رو رہی تھی آپ ؐ نے فرمایا اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ وہ کہنے لگی اجی پرے ہٹو۔تم پر میری مصیبت تھوڑی پڑی ہے۔اس نے آپ ؐ کو پہچانا نہیں پھر لوگوں نے اس سے کہہ دیا کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ وہ (گھبرا کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر آئی اور دربان وغیرہ کوئی بھی نہ تھے اور وہ عذر کرنے لگی۔ میں نے آپ ؐ کو پہچانا نہیں (معاف فرمائیے) آپ ؐ نے فرمایا۔(اب کیا ہوتا ہے) صبر تو جب صدمہ شروع ہو اس وقت کرنا چاہئے۔(بخاری، جلد اول کتاب الجنائز، حدیث نمبر 1207)

② سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (جنگ موتہ) میں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور جعفر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہما کے مارے جانے کی خبر آئی تو آپ ؐ اس طرح سے بیٹھے کہ آپ ؐ پر رنج معلوم ہوتا تھا۔میں دروازے کی دراڑ میں سے دیکھ رہی تھی۔اتنے میں ایک شخص آپ ؐ کے پاس آیا کہنے لگا جعفر ؓ کی عورتیں رو رہی ہیں آپ ؐ نے فرمایا جا منع کر۔ وہ گیا اور پھر لوٹ کر آیا کہنے لگا وہ عورتیں نہیں مانتیں آپ ؐ نے فرمایا منع کر پھر تیسری بار آیا اور کہنے لگا خدا کی قسم یا رسول اللہ! وہ تو ہم پر غالب ہوگئیں۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آپ ؐ نے فرمایا جا ان کے منہ میں خاک جھونک دے میں نے اس سے کہا اللہ تیری ناک میں مٹی لگائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تجھ سے فرمایا وہ تو تُو کر نہ سکا اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ستانا بھی نہیں چھوڑتا۔(بخاری، جلد اول کتاب الجنائز، حدیث نمبر 1221)

③ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو جب کوئی کانٹا

چبھتا ہے یا اس سے بھی کم کوئی تکلیف ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کا درجہ بلند کرتے ہیں یا اس کا گناہ مٹا دیتے ہیں۔ (مسلم، کتاب البر والصلة)

④ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا صبر وہی ہے جو مصیبت کے شروع میں ہو (یعنی ثواب اسی میں ملتا ہے) آخر تو (بعد میں) سب کو صبر آ (ہی) جاتا ہے۔

(جامع ترمذی، جلد اول باب الجنائز، حدیث نمبر 987-986)

⑤ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ شخص ہماری امت میں سے نہیں جو مصیبت کے وقت گریبان پھاڑے گال پیٹے اور کافروں کی طرح پکارے یعنی ناشکری کی باتیں کرے۔ (جامع ترمذی، جلد اول باب الجنائز، حدیث نمبر 999)

⑥ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کے تین لڑکے یا لڑکیاں مرگئے ایسے کہ جوانی کو نہیں پہنچے تھے تو اس کے لئے دوزخ سے بچانے کو مضبوط قلعہ ہوگا۔ سو ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا میں دو لڑکے آگے بھیج چکا ہوں (فوت ہوگئے) آپؐ نے فرمایا قلعہ ہونے کو دو بھی کافی ہیں پھر ابن کعبؓ جو سید القراء ہیں نے کہا کہ میں نے بھی ایک لڑکا آگے بھیجا ہے (مرگیا) آپؐ نے فرمایا ایک بھی قلعہ ہوسکتا ہے۔ مگر یہ قلعہ تب ہوں گے کہ پہلے مرنے کے ساتھ ہی صبر کرے اور نہ چیخے چلائے نہ کپڑے پھاڑے۔

(جامع ترمذی، جلد اول باب الجنائز، حدیث نمبر 1061)

⑦ سیدنا ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے کچھ مانگا آپؐ نے ان کو دیا پھر مانگا آپؐ نے فرمایا میرے پاس جو مال ہوتا ہے میں اسکو جمع کرکے اور تم سے چھپا کر نہیں رکھتا اور جو غنا ظاہر کرے یعنی قناعت کرے اللہ تعالیٰ اسکو غنی کرتا ہے اور جو لوگوں سے ترک سوال کرے اللہ تعالیٰ اس کو سوال سے بچاتا اور جو صبر کی عادت ڈالے اللہ تعالیٰ اس کو صبر کی توفیق دیتا ہے اور کسی کو کوئی چیز صبر سے زیادہ بہتر اور کشادہ نہ ملی۔

(جامع ترمذی، جلد اول باب البر والصلة)(بخاری، کتاب الزکوٰۃ حدیث 1384)

⑧ سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کثرت ثواب کا تعلق

مصائب کی سختی سے ہے۔ بلاشبہ اللہ عزوجل جب کسی جماعت کو محبوب جانتے ہیں تو اسے آزمائشوں میں ڈالتے ہیں پس جو آدمی آزمائش پر راضی رہے اس کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور جس آدمی نے رونے پیٹنے کا اظہار کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہوتی ہے۔

(ترمذی، ابن ماجه)

⑨ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے، اگر تم مصیبت لاحق ہونے پر صبر کرو اور مجھ سے ثواب طلب کرو تو میں تمہارے لئے جنت (میں داخلہ) سے کم کسی ثواب کو پسند ہی نہیں کروں گا۔ (ابن ماجه)

غم، دکھ، پریشانی اور مصائب زندگی کا حصہ ہیں۔ ایک حادثہ ہو جائے تو اسے لے کر اپنی زندگی سے مایوس ہو جانا مردوں کے کام نہیں ہیں۔ صبر کا ذکر بارہا نماز کے ساتھ آیا ہے اور اس سے اللہ کی تائید و نصرت حاصل ہوتی ہے۔ جو لوگ خودکشی کرتے ہیں تو ان کے پیچھے اصل وجہ یہی ہوتی ہے کہ وہ صبر کرنے والے نہیں ہوتے۔ اکثر چھوٹی چھوٹی بات پہ الجھنا بھی بے صبری کی علامت ہے۔ اسلام نے انسان کو اس سے بچانے کے لیے صبر کو خاص اہمیت دی ہے، اور صبر کا عملی مظاہرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہزاروں صبر کی مثالیں موجود ہیں جس سے بہت بڑی لڑائیاں ٹل گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابیع کی چالوں پہ بھی صبر کیا تا کہ مدینہ میں کوئی خون خرابہ نہ ہو۔ صلح حدیبیہ میں بھی لڑائی سے بچنے کے لیے آپ نے ایسی ایسی شرطیں صبر کرتے ہوئے قبول کر لیں جو بظاہر قبول کرنے والی نہ تھیں۔ اسی صبر کی وجہ سے پھر اللہ نے انعامات سے نوازا۔

◆◆◆◆◆◆

شکر کی فضیلت

① سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بات سے راضی ہوتے ہیں کہ بندہ کھانا کھا کر اور پانی پی کر اس کا شکر ادا کرے۔

(مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار)

② سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قدر (نفل) نمازیں پڑھیں کہ آپؐ کے قدم مبارک سوج گئے۔ آپؐ سے کہا گیا آپؐ اس قدر مشقت کیوں اٹھا رہے ہیں۔ حالانکہ اللہ نے آپؐ کے اگلے اور پچھلے گناہوں کی مغفرت فرمادی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ (مسلم، کتاب صبغه والقيامة والجنة والنار)

③ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔

(سنن ابی داؤد، جلد سوئم کتاب الادب:4811)

④ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کوئی چیز (ہدیہ، تحفہ وغیرہ) دی جائے اور اگر اس کے پاس کچھ ہو تو بدلے میں دے اگر اس کے پاس کچھ نہ ہو تو پھر اس کی تعریف کرے۔ جس نے اس کی تعریف کی اس نے اس کا شکریہ ادا کیا اور جس نے اسے (ہدیہ وغیرہ) چھپایا تو اس نے اس (ہدیہ تحفہ وغیرہ) کا انکار کیا۔

(سنن ابی داؤد، جلد سوئم کتاب الادب:4813)

⑤ سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپؐ کے ساتھ کوئی خوش کن واقعہ پیش آتا یا آپؐ کو کوئی خوش خبری سنائی جاتی تو آپؐ اللہ کا شکر ادا کرنے کے لئے سجدہ ریز ہو جاتے۔ (سنن ابی داؤد، جلد دوم کتاب الجهاد:2773)

⑥ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ بعض صحابہ کرامؓ نے کہا کاش، ہمیں علم ہو جائے کہ کون سا عمل بہتر ہے تو ہم اس کو کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بہترین زبان وہ ہے جو ذکر الٰہی میں مصروف رہتی ہے اور بہترین دل وہ ہے جو (اللہ تعالیٰ کے انعامات پر) شکر ادا کرتا رہتا ہے۔ اور بہترین ایماندار بیوی وہ ہے جو دینی امور میں اپنے خاوند کی معاونت کرتی ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

⑦ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندہ سے بے حد خوش ہوتے ہیں جو لقمہ کھائے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے یا پانی کا گھونٹ پیئے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ (مسلم)

⑧ سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے چار چیزیں دے دی گئیں تو اسے دنیا اور آخرت کی تمام بھلائیاں دے دی گئیں: شکر گزار دل، ذکر کرنے والی زبان اور آزمائش پر صبر کرنے والا بدن، اور ایسی بیوی جو اپنے نفس اور شوہر کے مال میں خیانت نہ کرے۔ (بیہقی، شعب الایمان)

اللہ کا شکر ادا کرنے کے جو فوائد ہیں وہ تو ہیں ہی مگر انسان کے شکر ادا کرنے کے جو فائدے معاشرے کو حاصل ہیں، ان کا ذکر ہم مختصر کرتے ہیں۔ جب انسان کسی شخص کا شکریہ ادا کرتا ہے تو مشکور کے دل میں شکر گزار کے لیے محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک دوسرے کے قریب آنے میں شکر ادا کرنے کا ایک بہت بڑا کردار ہے۔ جب کوئی آپ کی مدد کرتا ہے لیکن آپ اس کا شکریہ ادا نہیں کرتے تو وہ بددل ہو جاتا ہے اور اگلی دفعہ آپ کا وہ کام کرنے کے لیے رضامند نہیں ہوتا، لیکن اگر آپ اس کا شکریہ ادا کریں گے تو ملنا تو اس کو کچھ نہیں لیکن وہ یہ بات فطرتاً محسوس کرے گا کہ اس کو میرے کام کی قدر ہے اور مجھے اس قابل سمجھتا ہے کہ میرا شکریہ ادا کرے۔ آپ کسی بڑے عہدے پر فائز ہیں لیکن پھر بھی آپ اپنے ملازمین کا شکریہ ادا کرتے رہتے ہیں تو آپ کی محبت ان کے دل میں بس جاتی ہے اور وہ ہمیشہ آپ کے طرف دار اور وفادار رہتے ہیں۔ اس سے محبت پھیلتی ہے۔

حیا کی فضیلت

① سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کی ساٹھ پر کئی شاخیں ہیں اور حیا (شرم) بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

(بخاری، جلد اول کتاب ایمان حدیث نمبر 8)

② سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری مرد پر گزرے وہ اپنے بھائی کو سمجھا رہا تھا اتنی شرم کیوں کرتا ہے آپؐ نے اس سے فرمایا جانے دے کیونکہ شرم تو ایمان میں داخل ہے۔ (بخاری، جلد اول کتاب ایمان نمبر:23)

③ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پردہ میں رہنے والی کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیا کرنے والے تھے جب آپؐ کو کوئی چیز ناپسند ہوتی تو ہم آپؐ کے چہرے سے جان لیتے۔ (مسلم، کتاب الفضائل:751)

④ سیدنا یعلی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کھلی جگہ (میدان) میں ننگے نہاتے ہوئے دیکھا تو آپؐ منبر پر چڑھے (تشریف لائے) اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نہایت باحیا اور ستر پوش (عیب پوش) ہے وہ حیا اور پردہ کو پسند کرتا ہے تو جب تم میں سے کوئی شخص نہائے تو پردہ کرے۔

(سنن داؤد، جلد سوئم کتاب الحمام:4012)

⑤ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کے ستر سے کچھ زیادہ شعبے ہیں سب سے افضل (شعبہ) لا الہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) کا اقرار کرنا سب سے کمزور (شعبہ) راستے سے ہڈی (کوئی تکلیف دہ چیز) کا ہٹانا اور حیا ایمان کا ایک

حصہ ہے۔(سنن ابی داؤد، جلد سوئم کتاب السنة:4676)

⑥ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حیاء تمام تر خیر ہے۔(سنن ابی داؤد جلد سوئم کتاب الادب:4796)

⑦ سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں نے سابقہ انبیاء علیہم السلام کے کلام میں سے جو حاصل کیا ہے وہ یہ ہے جب تم حیاء نہ کروتو پھر جو چاہو کرو۔

(سنن ابی داؤد، جلد سوئم کتاب الادب:4797)

اللہ حیا دار ہے اور حیا کو پسند کرتا ہے، بے حیائی اللہ کو بہت زیادہ نا پسند ہے۔ جب انسان کے اندر شرم وحیا ہوتی ہے تو وہ کوئی بھی کام کرنے سے پہلے یہ ضرور سوچتا ہے کہ یہ اچھا ہے یا برا۔ اوراس کا اثر اس کی ذاتی زندگی پر کیا ہوگا۔ انسان جس شخص سے حیا کرتا ہے تو وہ دلی طور پہ یہ کوشش کرتا ہے کہ اس کے سامنے اس کی عزت بنی رہے اس لیے وہ کبھی بھی اس کے سامنے برا کام نہیں کرتا جس سے اس کی عزت مجروح ہو۔ لیکن اگر انسان اللہ سے حیا کرنے لگے تو پھر وہ کوئی بھی برا کام اس لیے نہیں کرتا کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔ اس طرح معاشرہ برائیوں سے پاک ہوجاتا ہے۔

◆◆◆◆◆◆

سوال نہ کرنے کی فضیلت

① سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اوپر والا (دینے والا) ہاتھ نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے اور پہلے اپنے بال بچوں اور عزیزوں کو دے اور عمدہ خیرات وہی ہے جس کو دے کر آدمی مالدار رہے اور جو کوئی سوال کرنے سے بچنا چاہے گا اللہ اس کو بچائے گا اور جو کوئی بے پروائی کی دعا کرے گا اللہ اس کو بے پرواہ کردے گا۔(بخاری، جلد اول کتاب الزکوۃ حدیث نمبر:1344)

② سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر خیرات اور سوال سے بچنے کا اور سوال کرنے کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہے۔

(بخاری، جلد اول کتاب الزکوۃ حدیث نمبر:1345)

③ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی اپنی رسی اٹھائے اور لکڑی کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے۔(اس کو بیچ کر اپنا پیٹ چلائے) تو وہ اس سے اچھا ہے کسی سے جا کر سوال کرے وہ دے یا نہ دے۔

(بخاری، جلد اول کتاب الزکوۃ حدیث نمبر:1385)

④ سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی ہمیشہ لوگوں سے مانگتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن ایسی (بری صورت میں) آئے گا کہ اس کے منہ پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہ ہوگا اور آپؐ نے فرمایا قیامت کے دن سورج لوگوں کے نزدیک آجائے گا ان کے بدنوں سے اتنا پسینہ نکلے گا جو کانوں تک پہنچ جائے گا۔

اسی حال میں وہ (اپنی مخلصی کے لئے) آدمؑ سے فریاد کریں گے پھر موسیٰ سے پھر آنحضرت ﷺ سے۔ پھر آنحضرت ﷺ خلق کا فیصلہ کرنے کے لئے سفارش کریں گے۔ آپؐ چلیں گے یہاں تک کہ بہشت کے دروازے کا حلقہ تھام لیں گے اس دن اللہ تعالیٰ آپؐ کو مقام محمود میں کھڑا کرے گا جتنے لوگ وہاں جمع ہوں گے سب اس کی تعریف کریں گے۔

(بخاری، جلد اول کتاب الزکوۃ حدیث نمبر:1389)

⑤ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مسکین اصل میں وہ نہیں ہے جس کو ایک لقمے دو لقمے کی خواہش در بدر پھراتی رہتی ہے لیکن مسکین وہ ہے جس کو احتیاج ہے اور مانگنے میں شرم کرتا ہے لگ لپٹ کر لوگوں سے مانگتا بھی نہیں۔

(بخاری، جلد اول کتاب الزکوۃ حدیث نمبر:1390)

⑥ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ کو تین باتیں ناپسند ہیں ایک بے فائدہ بک بک، دوسرے روپیہ تباہ کرنا، تیسرے بہت مانگنا۔

(بخاری، جلد اول کتاب الزکوۃ حدیث نمبر:1391)

جس شخص کو بیساکھیوں کی عادت ہوتی ہے وہ کبھی حالات کا سامنا نہیں کر سکتا۔ سوال کرنے والے کو یہ امید ہوتی ہے وہ کسی نہ کسی سے یہ کام کروا لے گا یا یہ چیز مانگ لے گا، اس سے اس کی صلاحیتیں استعمال نہیں ہو پاتیں۔ اسی لیے اسلام میں سوال کرنے کی ممانعت ہے اور سوال صرف اللہ ہی سے ہونا چاہیے۔ جب انسان سوال کرنے سے اپنے آپ کو باز رکھتا ہے تو پھر وہ اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے اپنی صلاحیتوں کو استعمال میں لاتا ہے جس کا فائدہ معاشرے کو ہوتا ہے۔ سوال نہ کرنے سے بے روزگاری کے خاتمے کے چانس موجود ہوتے ہیں اور انسان کی عزت نفس بھی مجروح ہونے سے بچ جاتی ہے۔ اسلام انسان کو عزت نفس کی حفاظت سکھاتا ہے اور معاشرے میں باعزت زندگی گزارنا سکھاتا ہے۔

◆◆◆◆◆◆

مخلوق پر رحم کرنے کی فضیلت

① سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس پر اللہ تعالیٰ بھی رحم نہیں فرمائے گا۔ (مسلم ، کتاب الفضائل)

② سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم کرتا ہے تم اہل زمین پر رحم کرو آسمان والا (اللہ تعالیٰ) تم پر رحم کرے گا۔ (سنن ابی داؤد، جلد سوئم کتاب الادب:4941)

③ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ رحمت تو صرف شقی (بد بخت) شخص سے چھین لی جاتی۔ (سنن ابی داؤد، جلد سوئم کتاب الادب:4942) (جامع ترمذی جلد اول باب البر وا لصلة)

④ سیدنا ابن اسرح رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کے حق (ادب) کو نہیں پہچانتا وہ ہم میں سے نہیں۔ (سنن ابی داؤد، جلد سوئم کتاب الادب:4943)

⑤ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص جا رہا تھا اس نے راہ میں کانٹے دار شاخ پائی سو اسے ہٹا دیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کی جزا دی اور اس کو بخش دیا۔ (جامع ترمذی، جلد اول باب البر والصلة:1958)

اس کتاب میں ہم بار ہا یہ ذکر کر چکے ہیں کہ اسلام انسانیت سکھاتا ہے۔ کچھ لوگ انسانیت کو مذہب قرار دیتے ہیں، حالاں کہ حقیقت میں انھوں نے اسلام کو سمجھا ہی نہیں ہے۔ انسانیت کی خدمت اسلام کا ہی حصہ ہے۔ اگر ہم اسلام سے خدمت انسانیت سیکھیں تو

ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اسلام اس کی مثالوں سے بھرا پڑا ہے۔ نصار نے جس طرح مہاجرین کی مدد کی اس کی مثال آج تک دنیا دے نہیں سکی۔ حضرت عثمانؓ نے جو غلہ مفت تقسیم کیا اور کنواں خرید کر وقف کیا اس کی بھی نظیر نہیں ملتی۔ غرض کوئی اپنا ہو یا بے گانہ اسلام نے اس چیز کی کوئی حد نہیں رکھی۔ جس نے ایک شخص کی جان بچائی تو گویا اس نے پوری انسانیت کی جان بچائی۔ انسانیت کے دعوے دار خود اصل میں انسانیت کے قاتل ہیں۔ ہیروشیما اور ناگاساکی پہ ایٹمی حملہ کیا، افغانستان وعراق کو تباہ کر دیا لیکن یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ اسلام دہشت گردی سکھاتا ہے۔ آؤ ہم تم کو دعوت دیتے ہیں تم مطالعہ کر کے دیکھو اسلام کا، حقیقت نکھر کے سامنے آجائے گی۔ ان شاء اللہ

◆◆◆◆◆◆

تحفہ دینے کی فضیلت

① سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دعوت میں مجھ کو بکری کا دستہ یا پاؤں کھانے کے لئے بلایا جائے تب بھی میں ضرور جاؤں اور اگر مجھ کو کوئی بکری کا دست یا پاؤں تحفہ بھیجے تو اس کو ضرور لے لوں گا۔

(بخاری، جلد اول کتاب الھبۃ، حدیث نمبر 2398)

② سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول کر لیتے تھے اور اس کا بدلہ کر دیتے۔(سنن ابی داؤد، جلد دوم کتاب البیوع 3536)(بخاری، جلد اول کتاب الھبۃ، حدیث نمبر 2414)

③ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہبہ کر کے پھر رجوع کرنے والا کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر کھا جاتا ہے۔

(بخاری، جلد اول کتاب الھبہ، حدیث نمبر 2418)

④ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے دو پڑوسی ہیں میں کس کو (پہلے) حصہ بھیجوں؟ آپؐ نے فرمایا جس کا دروازہ تجھ سے نزدیک ہو۔

(بخاری، کتاب الھبۃ، حدیث نمبر 2423)

⑤ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے خوشبو پیش کی جائے تو وہ واپس نہ کرے قبول کرے کیونکہ وہ اچھی مہک (خوشبو) والی اور خفیف وزن والی ہے۔(سنن ابی داؤد، جلد سوم کتاب الترجل 4172)

⑥ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کوئی

چیز (ہدیہ، تحفہ وغیرہ) دی جائے اور اگر اس کے پاس کچھ ہو تو بدلے میں دے۔ اگر اس کے پاس کچھ نہ ہو تو پھر اس کی تعریف کرے۔ جس نے اس کی تعریف کی اس نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ اور جس نے اسے (ہدیہ وغیرہ) چھپایا تو اس نے اس (ہدیہ وغیرہ) کا انکار کیا۔

(سنن ابی داؤد، جلد سوئم کتاب الادب4813)

تحفہ دینے سے محبت میں بے پناہ اضافہ ہوتا ہے۔ اس کی وضاحت میں اپنی زندگی سے کرتا ہوں ۔ مجھے میرے دوست نے گھڑی گفٹ کی، ایک نے خوشبو اور پین وغیرہ گفٹ کیے۔ اب جب بھی میں ان چیزوں کو دیکھتا ہوں تو ان کے لیے بے اختیار دعا نکلتی ہے اور محبت مزید اجاگر ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جب انسان اپنے چاہنے والے کو تحفہ دیتا ہے تو اس سے تحفہ لینے والے کے دل میں محبت جنم لیتی ہے۔ تحفے کا طریقہ معاشرے میں امن، محبت، اخوت اور بھائی چارے پھیلاتا ہے۔

◆◆◆◆◆◆

حسن اخلاق کی فضیلت

① سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کوفہ آئے اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہی طبعاً بد گوئی کرتے تھے اور نہ ہی تکلفاً۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے اچھے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔ (مسلم، كتاب الفضائل: 751)

② سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے متعلق سوال کیا۔ آپؐ نے فرمایا اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنا نیکی ہے اور گناہ وہ چیز ہے جو تمہارے دل میں کھٹکتی رہے اور تم یہ ناپسند کرو کہ لوگوں کو یہ بات معلوم ہو۔

(مسلم، كتاب البر والصلة)

③ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی نیکی کو کم تر نہ جانو، خواہ اپنے بھائی کے ساتھ خوش اخلاقی سے ملنا ہو۔ (مسلم، كتاب البر والصلة)

④ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومنوں میں سب سے کامل ایمان اس شخص کا ہے جس کا اخلاق ان سب سے بہتر ہے۔

(سنن ابی داؤد، جلد سوئم كتاب السنة: 4682)

⑤ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مومن شخص اپنے حسن اخلاق کی وجہ سے روزہ دار اور تہجد گزار کے مقام کو پالیتا ہے۔

(سنن ابی داؤد، جلد سوئم كتاب الادب: 4798)

⑥ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا میزان (ترازو) میں حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی عمل زیادہ ثقیل (وزن) نہیں۔

(سنن ابی داؤد، جلد سوئم كتاب الادب: 4799)

⑦ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں مومن میں کبھی جمع نہیں ہوتیں ایک بخل دوسرے بد خلقی۔

(جامع ترمذی، جلد اول باب البر والصلة:1962)

اچھا اخلاق کسی کو بھی آپ کا گرویدہ بنا سکتا ہے۔ آپ کسی کے ساتھ ہنس کے بات کریں یا اس سے ملاقات کے وقت اپنے چہرے پہ مسکراہٹ رکھیں تو وہ ضرور آپ سے محبت کرنا شروع کر دے گا۔ ڈاکٹر عبدالرحمان العریفی اپنی مشہور کتاب ''زندگی سے لطف اُٹھایئے'' میں رقمطراز ہیں کہ ''وہ گزرتے ہوئے مسجد کے گارڈ کو مسکرا کے ملتے تھے، ایک دن وہ مسکرائے نہیں تو وہ ان کے پاس آ گیا کے شیخ آپ مجھ سے ناراض ہیں، انھوں نے پوچھا کیا ہوا، تو کہنے لگا پہلے آپ گزرتے ہوئے مسکراتے تھے لیکن آج مسکرائے نہیں، تو پھر شیخ نے اسے وجہ بتائی اور تب جا کے وہ خوش ہوا۔'' اسی طرح آپ بھی یہ ہنر آزما سکتے ہیں، اخلاق سنوار لیں آپ کی زندگی خود بخود سنور جائے گی۔ حسن اخلاق سے معاشرہ گل گلزار ہو جائے گا۔

◇◆◇◆◇◆

صلہ رحمی کی فضیلت

① سیدنا ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگا کہ مجھے کوئی ایسا کام بتایئے جو مجھے جنت کے قریب اور جہنم سے دور کردے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ، نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔ جب وہ واپسی کے لیے چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ شخص ان باتوں پر عمل پیرا ہوا جن کا اسے حکم دیا گیا ہے تو ضرور جنت میں جائے گا۔ (مسلم، کتاب الایمان)

② سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کے گناہگار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ جس کے خرچ کا وہ ذمہ دار ہے اس کا خرچ روک لے۔

(مسلم، کتاب زکوۃ)

③ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے اپنی ذات پر خرچ کرو، پھر اگر کچھ بچے تو اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو، پھر اگر اپنے اہل وعیال سے کچھ بچے تو اپنے رشتہ داروں پر، اور اگر رشتہ داروں سے بھی کچھ بچ جائے تو ادھر ادھر اپنے سامنے، دائیں بائیں والوں پر خرچ کرو۔ (مسلم، کتاب الزکوۃ)

④ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے بعض رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں ان سے تعلق جوڑتا ہوں وہ مجھ سے توڑتے ہیں، میں ان کے ساتھ نیکی کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں، میں ان کے ساتھ بردباری کے ساتھ پیش آتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جہالت آمیز سلوک کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اگر تم درحقیقت ایسا ہی کرو جیسا کہ تم نے کیا ہے تو تم ان کو جلتی ہوئی راکھ کھلا رہے ہو اور جب تک تم اس طرح کرتے رہو گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے مقابلہ میں تمہارا ایک مددگار رہے گا۔(مسلم ، کتاب البر والصلة)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوشخص یہ چاہتا ہو کہ اس کے رزق میں فراخی کی جائے یا اس کی عمر دراز کی جائے تو وہ صلہ رحمی (رشتہ داروں سے اچھا سلوک) کرے۔(بخاری۔ مسلم ، کتاب البر والصلة۔ سنن ابی داؤد، جلد اول کتاب الزکوٰة:1691)

اسلام رشتے داری توڑنے کو ناپسند کرتا ہے، کیوں کہ اس سے معاشرے میں پھوٹ پڑتی ہے اور معاشرہ بگاڑ کا شکار ہوتا ہے۔ جب انسان صلہ رحمی کرتا ہے تو اس میں حسن اخلاق،صبر،شکر اور تحائف دینے جیسے اعمال خود بخود آ جاتے ہیں۔خاندان کا آپس میں اتحاد ہو تو دشمن کبھی بھی اپنے عزائم میں کامیاب نہیں ہو پاتا اور معاشرہ غلط راہ پہ چلنے کی بجائے راہِ راست پہ استوار ہو جاتا ہے۔

◆◆◆◆◆◆

معاملات میں نرمی کی فضیلت

① سیدنا جابر بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس شخص پر رحم کرے جو بیچتے اور خریدتے اور تقاضا کرتے وقت نرمی اور ملائمت کرتا رہے۔

(بخاری، جلد اول کتاب البیوع حدیث نمبر:1947)

② سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوداگر تھا جو لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا پھر جب وہ دیکھتا کہ کوئی محتاج ہے تو اپنے آدمیوں سے کہتا اس کو معاف کردو۔ شاید اللہ ہم کو معاف کرے۔ آخر (جب وہ مرگیا تو) اللہ نے اس کو بخش دیا۔

(بخاری، جلد اول کتاب البیوع حدیث نمبر:1949)

③ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی نرمی اختیار کرنے سے محروم رہا وہ آدمی بھلائی سے محروم رہا۔ (مسلم، کتاب البر والصلة)

④ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ اللہ تعالیٰ رفیق (آسانی کرنے والے) ہیں اور رفق اور نرمی کو پسند کرتے ہیں۔ وہ نرمی کی وجہ سے اتنی چیزیں عطا فرماتے ہیں جو سختی یا کسی اور وجہ سے عطا نہیں فرماتے۔ (مسلم، کتاب البر والصلة)

⑤ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے وہ اس کو خوبصورت بنادیتی ہے اور جس چیز سے نرمی نکال دی جاتی ہے اس کو بدصورت کردیتی ہے۔ (مسلم، کتاب البر والصلة)

جو انسان بھی سختی کا قائل ہوتا ہے تو لوگ اس سے ملنا کم کردیتے ہیں اور وہ کبھی کسی کے دل میں جگہ نہیں پاسکتا۔ میں ایک مثال سے اس کی وضاحت کرتا ہوں۔ دو استاد ہیں، ایک

کے گرد ہمیشہ بچوں کا رش ہوتا ہے اور بچے اس کے ساتھ مصافحہ کرتے نظر آتے ہیں جب کہ دوسرا استاد اکیلا نظر آتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اول الذکر نرم لہجے اور معاملات میں نرمی کا قائل ہے، اور موخر الذکر سخت لہجے کا مالک ہے۔ اسی طرح یہ چیز عام زندگی میں بھی لاگو ہوتی ہے۔ یہ بات تجربے سے ثابت ہے کہ جو شخص نرمی سے محروم ہو گیا وہ بھلائی سے محروم رہ گیا۔ کیوں کہ کوئی بھی اسے کے ساتھ رابطے میں رہنا پسند نہیں کرتا۔

◆◆◆◆◆◆

مسلمان کے حقوق کی فضیلت

① سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا مسلمان افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں۔

(بخاری، جلد اول کتاب ایمان، حدیث نمبر 1)

② سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اسلام کی کون سی خصلت بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا کھانا کھلانا اور (ہر ایک مسلمان) کو سلام کرنا (چاہے وہ اس کو پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو۔ (بخاری، جلد اول کتاب ایمان، حدیث نمبر 11)

③ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ جو اپنے لئے چاہتا ہے وہی اپنے بھائی (مسلمان) کے لئے چاہے۔ (بخاری، جلد اول کتاب ایمان، حدیث نمبر 12)

④ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینے سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے اور مسلمان سے لڑنا کفر ہے۔

(بخاری، جلد اول کتاب الایمان، حدیث نمبر 36۔ مسلم، کتاب الایمان)

⑤ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا آپؐ نے حکم دیا جنازوں کے ساتھ جانے کا، بیمار کی تیمارداری کرنے کا، دعوت قبول کرنے کا، مظلوم کی مدد کرنے کا، قسم پورا کرنے کا، سلام کا جواب دینے کا، چھینکنے والے کے لئے دعا کرنے کا اور آپؐ نے منع فرمایا چاندی کے برتن، سونے کی انگوٹھی، خالص ریشمی کپڑے اور دیباج اور قسی اور استبراق سے۔

(بخاری، جلد اول کتاب الجنائز، حدیث نمبر 1166)

⑥ سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو وہ ظالم ہو یا مظلوم، لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ مظلوم ہو تو اس کی مدد کریں گے لیکن ظالم ہو تو کیسے مدد کریں؟ آپؐ نے فرمایا اس کو ظلم سے روکو۔

(بخاری، جلد اول کتاب المظالم، حدیث نمبر 2280)

اسلام میں رشتے رنگ ونسل کی بنیاد پہ نہیں بنتے بلکہ دین کی بنیاد پہ بنتے ہیں۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے آئینہ بھی ہے جس سے وہ اپنی غلطیاں دیکھ سکے اور ایک جسم کی مانند ہے۔ جب مسلمان، مسلمان کی مدد کرے گا تو دنیا میں جو ظلم وستم ہو رہا ہے وہ ختم ہو جائے گا۔ مگر افسوس آج جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ برما، کشمیر اور شام میں ہو رہا ہے اسے دیکھتے ہوئے بھی ہم خاموش ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم ذلت و رسوائی کی گہری کھائیوں میں دھنستے چلے جا رہے ہیں۔ اللہ ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

◆◆◆◆◆◆

والدین کے حقوق کی فضیلت

① سیدنا حکیمؒ سے روایت ہے وہ اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں کس سے نیکی کروں؟ فرمایا اپنی ماں سے۔ میں نے عرض کی پھر کس سے؟ فرمایا اپنی ماں سے میں نے عرض کی پھر کس سے؟ فرمایا اپنی ماں سے۔ میں نے عرض کی پھر کس سے؟ فرمایا اپنے باپ سے، پھر قریبیوں سے اور پھر قریبیوں سے درجہ بدرجہ۔

(جامع ترمذی، جلد اول باب البر والصلة 1897)

② سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اس کی عمر دراز کی جائے اور اس کے رزق کو بڑھا دیا جائے اس کو چاہیے کہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔

(مسند احمد)

③ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کون سا کام اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا۔ میں نے پوچھا پھر کون سا کام۔ فرمایا ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا۔ میں نے پوچھا پھر کون سا کام۔ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت ﷺ نے یہ تین باتیں بیان کیں۔ اگر میں اور پوچھتا تو آپؐ اور زیادہ بیان فرماتے۔

(بخاری، جلد اول، کتاب مواقیت الصلوۃ، حدیث نمبر 500)

④ سیدنا نفیع بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں تم کو بڑے بڑے گناہ نہ بتادوں تین بار یہ فرمایا۔ صحابہؓ نے کہا کیوں نہیں یارسول اللہ! بتلایئے آپؐ نے

فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔آپؐ تکیہ لگائے بیٹھے تھے تکیہ سے الگ ہوگئے فرمایا اور جھوٹ بولنا،سن رکھو بار بار یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم (دل میں) کہنے لگے کاش آپ ﷺ خاموش ہوجاتے۔

(بخاری، جلد اول کتاب الشهادات، حدیث نمبر 2479)

⑤ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ میری ماں (مکہ سے) آئی ہے اور وہ مشرکہ ہے اور وہ دین اسلام سے بھی بیزار ہے کیا میں اُس سے حسن سلوک کروں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں اپنی ماں سے حسن سلوک کرو۔

(مسلم، کتاب زکوٰۃ)

⑥ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم ﷺ نے 3 مرتبہ یہ فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو پوچھا گیا اے اللہ کے رسولؐ وہ کون شخص ہے؟ فرمایا جس نے اپنے ماں باپ دونوں یا ان میں سے ایک کو بڑھاپے میں پایا اور (ان کی خدمت کرکے) جنت میں داخل نہیں ہوا۔ (مسلم، کتاب البر والصلة)

اسلام نے والدین کو بہت زیادہ حقوق سے نوازا ہے، خاص طور پہ ماں کو۔ کیوں کہ ماں وہ ہستی ہے جو بچے کو نو ماں اپنی کوکھ میں رکھتی ہے اور پھر جنم دیتے ہوئے جو تکلیف سہتی ہے وہ 15 ہڈیوں کے ٹوٹنے سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اسی لیے ایک دین کا یہ حق بنتا ہے کہ وہ والدین کو ان کے حقوق دلوائے۔ آج کل ہمارے معاشرے میں یہ چیز بہت عام ہے کہ بیٹے کے پیسے باپ کے نہیں سمجھے جاتے اور باپ استعمال نہیں کرسکتا، حالاں کہ اسلام نے بیٹے کو کہا ہے کہ تو اور تیرا مال تیرے باپ کی جاگیر ہے۔ مغرب میں والدین کا احترام موجود نہیں ہے، اسی لیے وہ معاشرے اندرونی طور پہ تباہ و برباد ہوچکے ہیں۔ باہر سے ترقی یافتہ نظر آنے والے یہ ممالک اندر سے کھوکھلے ہیں۔

◆◆◆◆◆◆

اولاد کے حقوق کی فضیلت

① سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے ایک بوڑھا آیا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کا ارادہ رکھتا تھا۔لوگوں نے اسے رستہ دینے میں دیر لگادی۔سو آپؐ نے فرمایا وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑے کی توقیر نہ کرے۔(جامع ترمذی، جلد اول باب البر والصلة 1920-1919)

② سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آدمی اپنے لڑکے کو ادب سکھائے تو ایک صاع صدقہ دینے سے بہتر ہے۔

(جامع ترمذی، جلد اول باب البر والصلة 1951)

③ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل دینار وہ ہے کہ اس کو آدمی اپنے بیوی بچوں پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار کہ آدمی اس کو اللہ کی راہ میں (جہاد میں) اپنے جانور پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار کہ اس کو آدمی اپنے رفیقوں پر اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ ابو قلابہ نے بیوی بچوں کا ذکر کیا پھر کہا کس آدمی کو اس شخص سے زیادہ ثواب ہوگا جو اپنے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے (اور) اللہ اس کی وجہ سے ان کو محنت سے بچاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ان کو بے پرواہ کرتا ہے۔

(جامع ترمذی، جلد اول، حدیث نمبر:1966، باب البر والصلة)

④ سیدنا حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں پھر اچھی طرح ان کا ساتھ دیا اور ان کی پرورش کرنے سے اللہ سے ڈرا سو اس کے لئے جنت ہے۔

(جامع ترمذی، جلد اول باب البر والصلة1911)

⑤ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو لڑکیوں کی بلا میں گرفتار ہوا ان کی پرورش کی مصیبتوں پر صبر کرے اس کا دوزخ کی آگ سے پردہ ہوگا۔

(جامع ترمذی، جلد اول باب البر والصلة 1913)

⑥ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دو لڑکیوں کی پرورش اور دیکھ بھال کی وہ اور میں جنت میں اس طرح اکھٹے داخل ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں۔ یہ ارشاد فرما کر آپ ﷺ نے اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔(ترمذی)

⑦ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ان بیٹیوں کے کسی معاملہ کی ذمہ داری لی اور انکے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ بیٹیاں اس کے لیے دوزخ کی آگ سے بچاؤ کا سامان بن جائیں گی۔(بخاری)

اگر والدین اپنی اولاد کی تربیت اچھی کریں تو یہ معاشرہ بہت سی برائیوں سے بچ سکتا ہے۔ اگر کوئی بچہ برے کام کا آغاز کرتا ہے اور اس کے والدین اسے نہیں روکتے تو وہ اس کام کو مستقل طور پہ لے لیتا ہے۔ بڑے بڑے چور، ڈاکو اور کرپٹ لوگ اسی تربیت نہ ہونے کا نتیجہ ہیں۔ اسی لیے والدین کو اچھے شہری ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے بچوں کی اچھی تعلیم و تربیت کا بندوبست کرنا چاہیے۔

◆◆◆◆◆◆

خاونداور بیوی کے حقوق کی فضیلت

① سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی اپنے گھر والوں پر ثواب کی نیت سے (اللہ کا حکم سمجھ کر) خرچ کرے تو صدقہ کا ثواب پائے گا۔

(بخاری، جلد اول کتاب الایمان، حدیث نمبر 53)

② سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو جو کچھ خرچ کرے اور اس سے تیری نیت اللہ کی رضامندی کی ہو تو تجھ کو اس کا ثواب ملے گا یہاں تک کہ اس پر بھی جو تو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے۔ (بخاری، جلد اول کتاب الایمان، حدیث: 54)

③ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کے گناہ گار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ جس کے خرچ کا وہ ذمہ دار ہے اس کا خرچ روک لے۔

(مسلم، کتاب زکوۃ)

④ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان شوہر اپنی مسلمان بیوی سے بغض نہ رکھے اگر اس کی کسی عادت سے وہ ناخوش ہے تو اس کی دوسری خصلت سے ضرور خوش ہو جائے گا۔ (مسلم، کتاب النکاح)

⑤ سیدنا عبداللہ بن عمرو العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساری کی ساری دنیا متاع (سازوسامان) ہے اور دنیا کی بہترین متاع نیک عورت ہے۔ (مسلم، کتاب النکاح)

⑥ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے وہ آدمی بہت اچھا ہے جو اپنے گھر والوں کے (حق میں) اچھا ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لئے تم سب سے اچھا ہوں اور جب تمہارا کوئی ساتھی فوت ہو جائے تو اس کے عیب بیان نہ کرو۔ (ترمذی)

⑦ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایمان والوں

میں کامل ترین مومن وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور تم میں سے وہ لوگ سب سے بہتر ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ (برتاؤ میں) سب سے اچھے ہوں۔ (مسند احمد)

اسلام نے عائلی زندگی کا ایک بہترین شاہکار مہیا فرمایا ہے۔ دین صرف عبادت کا نام ہی نہیں ہے بلکہ ساری زندگی کے لیے دیا گیا ایسا نظام ہے کہ جس میں انسان کو پیش آنے والے ہر حالات کا تفصیلی جائزہ موجود ہے۔ اسلام نے انسان کے گھریلو مسائل کا بھی بخوبی احاطہ کیا ہے۔ اسلام اپنے ماننے والے کے ہر مسئلے کا حل اسے بتا چکا ہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کے میاں بیوی میں اگر محبت و پیار ہو تو گھر بھلا معلوم ہوتا ہے۔ وہ انسان سب سے خوش قسمت ہے جس کو اچھی بیوی میسر آجائے۔ سب سے پہلے تو شریعت نے طریقہ بتایا ہے کہ رشتہ کس معیار پر کرنا ہے اگر دین کو معیار بنایا جائے تو سونے پہ سہاگہ ہو جائے گا ورنہ حسب و نسب اور مال و دولت تو سبھی دیکھتے ہیں اور پرکھتے ہیں۔ جب انسان شادی شدہ ہو جاتا ہے تو اس کو سکھایا گیا ہے کہ سب سے اچھا بننا چاہتے ہو تو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا بنو۔ جو خود کھاتے ہو انھیں کھلاؤ، جو پہنتے ہو انھیں پہناؤ۔ بیوی کو تعلیم دی گئی کہ اپنی اور مال کی حفاظت کرو اور ہمیشہ وفا شعار رہو۔ یقین جانئے جب ایسا ماحول گھر میں پیدا ہو جاتا ہے تو پھر گھر جنت سا منظر پیش کرتا ہے۔ انسان جس قدر تھکا ماندہ بھی گھر پہنچے بیوی دیکھ کے مسکرا دے تو ساری تھکاوٹیں دور ہو جاتی ہیں۔ معاشرے میں بگاڑ کی سب سے بڑی جڑ گھروں میں ناچاقیاں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے مطابق گھروں میں سختی گھروں کے لیے نقصان دہ ہے۔ جب گھر میں پیار و محبت کا احساس ہو تو یقین جانیں کسی قسم کی پریشانی لاحق نہیں ہوتی لیکن اگر انسان اپنی بیوی سے پریشان ہو تو اچھا بھلا کاروبار ہونے کے باوجود انسان کبھی چین نہیں پا سکتا۔ اللہ ہمارے گھروں کو عمدہ بنائے اور ہمیں دین کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ رشتوں کی بنیاد ہمیشہ اسلام کو بنایئے، ایسا کرنے سے آپ کے معاملات اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہو جائیں گے تو یقیناً اللہ بہتر فیصلے کرنے والا ہے اور سب سے بہتر تدبیر اللہ ہی کی ہے۔

ہمسائیوں کے حقوق کی فضیلت

① سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص (کامل) مومن نہیں ہوسکتا جو خود تو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا رہے۔

(طبرانی، ابو یعلی، مجمع الزوائد)

② سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! فلانی عورت کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ وہ کثرت سے نماز، روزہ اور صدقہ خیرات کرنے والی ہے (لیکن) اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے تکلیف دیتی ہے (یعنی برا بھلا کہتی ہے)۔رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ دوزخ میں ہے۔ پھر اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! فلانی عورت کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ وہ نفلی روزہ، صدقہ خیرات اور نماز تو کم کرتی ہے بلکہ اس کا صدقہ وخیرات پنیر کے چند ٹکڑوں سے آگے نہیں بڑھتا لیکن اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے کوئی تکلیف نہیں دیتی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ جنت میں ہے۔ (مسند احمد)

③ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جبرائیل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے حق کے بارے میں اس قدر وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ وہ پڑوسی کو وارث بنادیں گے۔ (بخاری)

④ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا اے اللہ کے رسول؟ مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ میں نے نیکی کی ہے یا برائی؟ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جب تم سنو کہ تمہارے پڑوسی کہہ رہے ہیں کہ تم نے اچھا کام کیا ہے تو واقعی تم نے اچھا کام کیا ہے اور جب تم ان سے سنو کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ تم نے غلط کام کیا ہے تو واقعی تم نے غلط کام کیا ہے۔ (ابن ماجہ)

⑤ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوسکے گا جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔ (مسلم)

⑥ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا جوشخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے لئے لازم ہے کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اکرام کا معاملہ کرے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ پڑوسی کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر وہ تم سے کچھ مانگے تو اسے دو، اگر وہ تم سے مدد چاہے تو تم اس کی مدد کرو، اگر وہ اپنی ضرورت کے لئے قرض مانگے تو اسے قرض دو، اگر وہ تمہاری دعوت کرے تو اسے قبول کرو، اگر وہ بیمار ہوجائے تو اس کی بیمار پرسی کرو، اگر اس کا انتقال ہوجائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ، اگر اسے کوئی مصیبت پہنچے تو اسے تسلی دو، اپنی ہانڈی میں گوشت پکنے کی مہک سے اسے تکلیف نہ پہنچاؤ (کیونکہ ہوسکتا ہے کہ تنگدستی کی وجہ سے وہ گوشت نہ پکا سکتا ہو) مگر یہ کہ اس میں سے کچھ اس کے گھر بھی بھیج دو اور اپنی عمارت اس کی عمارت سے اس طرح بلند نہ کرو کہ اس کے گھر کی ہوا رک جائے مگر یہ کہ اس کی اجازت سے ہو۔ (ترغیب)

اسلام وہ واحد دین ہے جو بہترین معاشی و معاشرتی نظام مہیا کرتا ہے۔ جس مذہب میں انسانیت کو سب سے زیادہ اہمیت دی گئی ہے وہ اسلام ہی ہے۔ شریعت اسلامیہ مسلمانوں کو اس بات کی پابند کرتی ہے کہ وہ اپنے اردگرد کا جائزہ لیں اور لاچار و بے بس انسانوں کی مدد کریں ۔ انسان معاشرہ اسی لیے بناتا ہے کہ مشکل اوقات میں ایک دوسرے کے کام آسکیں۔ اس معاشرے میں کوئی نہ کوئی انسان کا ہمسائیہ ہوتا ہے ، اسلام نے اس ہمسایئے کے ساتھ بہترین سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ اچھے کام کے حوالے سے ہمسایئے کی گواہی حقیقت میں ایک کھلی حقیقت ہے۔ جب انسان کی اپنے ہمسائیوں کے ساتھ اچھی علیک سلیک ہوگی تو معاشرے میں امن ہوگا۔ جب اپنے ہمسائیوں کا خیال رکھا جائے گا تو معاشرے سے غربت، برائیاں اورلڑائیاں ختم ہوجائیں گی اور معاشرہ ایک مثالی معاشرہ بن کے سامنے آئے گا۔ اللہ ہمیں حقوق العباد ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قرآن مجید کی تلاوت کی فضیلت

① سیدنا عثمانؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔(بخاری، ابوداؤد، نسائی، ترمذی)

② سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' قرآن مجید کا ماہر ان ملائکہ کے ساتھ ہے جو معزز ہیں، اور نیکوکار ہیں۔ اور جو شخص قرآن مجید کو اٹکتا ہوا پڑھتا ہے اور اس میں دقت اُٹھاتا ہے تو اُس کے لیے دوہرا ثواب ہے۔''(بخاری و مسلم)

③ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا'' جو شخص کتاب اللہ کا ایک لفظ پڑھے تو اس کے عوض ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر دس نیکیوں کے برابر ملتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کے سارا (الم) ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف، میم ایک حرف ہے۔(ترمذی)

④ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا'' جس نے قرآن مجید کو پڑھا، پھر اس کو حفظ کیا اور اس کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام، اللہ رب العزت اسے جنت میں داخل فرما دیں گے اور اس کے گھرانے میں سے دس ایسے آدمیوں کی شفاعت قبول فرمائیں کے جن پہ جہنم واجب ہو چکی ہو۔(احمد و ترمذی)

⑤ سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو شخص سورۃ کہف کی پہلی دس آیات حفظ کرے اُسے فتنہ دجال سے محفوظ کرلیا جائے گا۔(مسلم، کتاب فضائل القرآن)

⑥ سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا قرآن مجید کی کثرت سے تلاوت کیا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا اور دو روشن سورتوں کو پڑھا کرو۔ (سورۃ البقرہ، سورۃ آل عمران) کیونکہ وہ قیامت کے دن اس

طرح آئیں گی جس طرح دو بادل یا 2 اڑتے ہوئے پرندوں کی قطاریں ہوں اور وہ اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کریں گی۔ سورۃ بقرہ پڑھا کرو اس کا پڑھنا باعث برکت ہے اور نہ پڑھنا باعث حسرت ہے۔ جادوگر اس کے حصول کی استطاعت نہیں رکھتے یعنی اس کا توڑ نہیں کر سکتے۔ (مسلم، کتاب فضائل القرآن)

⑦ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اچانک رسول اللہ ﷺ نے سر اوپر اٹھایا جبریل علیہ السلام نے فرمایا یہ آسمان کا ایک دروازہ ہے جس کو صرف آج ہی کھولا گیا اور آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا پھر اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا۔ جبریل علیہ السلام نے بتایا یہ فرشتہ جو آج نازل ہوا یہ آج سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ اس فرشتے نے آپ ﷺ کو سلام کیا اور کہا آپ کو ان 2 نوروں کی خوشخبری ہو جو صرف آپ ﷺ کو دئے گئے ہیں اور آپ سے پہلے کسی بھی نبی کو نہیں دئے گئے ایک سورۃ فاتحہ اور دوسرا بقرہ کا آخری حصہ آپ ان میں سے جو حرف بھی پڑھیں گے آپ کو اس کا عظیم اجر مل جائے گا۔ (مسلم، کتاب فضائل القرآن)

⑧ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی اس قرآن مجید سے کچھ لوگوں کو (جو اسے پڑھ کر عمل کرتے ہیں) عزت دیتا ہے اور کچھ لوگوں کو (جو اس پر عمل نہیں کرتے) ذلت میں مبتلا کرتا ہے۔ (مسلم، کتاب فضائل القرآن)

⑨ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اے ابو المنذر (ابی کعبؓ کی کنیت ہے) کیا تم جانتے ہو کہ کتاب اللہ کی سب سے عظیم آیت کونسی ہے۔ میں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا تمہارے نزدیک کتاب اللہ کی سب سے عظیم آیت کونسی ہے؟ میں نے عرض کیا (اللّٰہ لآ اِلٰه الا ھو الحی القیومُ) (یعنی آیت الکرسی البقرہ 20 آیت 255) آپ ﷺ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا اے ابو المنذر تمہیں یہ یہ علم مبارک ہو۔

(سنن ابی داؤد، جلد اول کتاب الصلوٰۃ، 1460)(مسلم کتاب فضائل القرآن)

⑩ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو لشکر کا امیر بنا کر بھیجا وہ اپنے ساتھیوں کی امامت کرتے اور ہر سورت کے بعد قل ھو اللہ احد کی تلاوت کرتے تھے۔ جب لشکر واپس آیا تو لوگوں نے اس بات کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص سے پوچھو وہ ایسا کیوں کرتا تھا؟ جب ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا چونکہ اس سورت میں رحمٰن کی صفت ہے اس لئے میں اس کی تلاوت کو محبوب رکھتا ہوں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔

(مسلم، کتاب فضائل القرآن)

⑪ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے آج رات ایسی آیات نازل ہوئی ہیں کہ ان جیسی آیات کبھی نہیں نازل ہوئیں وہ قل اعوذ برب الفلق (سورۃ نمبر 113) اور قل اعوذ برب الناس (سورۃ نمبر 114) ہیں۔

(مسلم، کتاب فضائل القرآن)

⑫ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مومن کی مثال جو قرآن مجید پڑھتا ہے۔ ترنج (لیموں) جیسی اس کی خوشبو اور ذائقہ دونوں اچھے ہیں اور وہ مومن جو قرآن نہیں پڑھتا ایسے ہے جیسے کھجور جس کا ذائقہ تو اچھا ہے لیکن خوشبو نہیں ہے۔ فاجر شخص جو قرآن پڑھتا ہے ایسے ہے جیسے ریحانہ (ایک خوشبو دار پودا) ہے اس کی خوشبو اچھی ہے اور ذائقہ کڑوا ہے اور ایسا فاجر جو قرآن نہیں پڑھتا حنظلہ (اندرائن) جیسی ہے جس کا ذائقہ کڑوا ہے اور خوشبو نہیں ہے۔ (سنن ابی داؤد، جلد سوئم کتاب الادب، 4829)

⑬ سیدنا عبدالرحمٰن رحمہ اللہ بن یزید بیان کرتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ طواف کر رہے تھے کہ میں نے ان سے مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات رات میں پڑھ لے تو یہ اس کے لئے کافی ہونگی (اسے کفایت کریں گی)۔ (سنن ابی داؤد، جلد اول کتاب، اصلوٰۃ 1397)

⑭ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن میں تیس آیات

کی ایک سورت اپنے پڑھنے والے کے حق میں شفاعت کرے گی حتی کہ اسے بخش دیا جائے گا۔ وہ سورۃ **الملک** ہے۔(سنن ابی داؤد، جلد اول کتاب الصلوٰۃ، 1400)

اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی رشد و ہدایت کے لیے جہاں انبیاء رسل مبعوث فرمائے وہاں ساتھ انھیں اپنا پیغام بصورت کتاب اور صحیفوں کی شکل میں بھی مہیا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آخری امت کے لیے قرآن مجید کو نازل فرمایا تو اس میں قیامت تک رونما ہونے والے تمام تر واقعات کا تذکرہ فرما دیا۔ قرآن مجید میں ہر چیز کے بارے میں وسیع معلومات موجود ہیں۔ دنیا میں جتنی بھی ترقی ہوئی ہے اس کی وجہ سائنسدانوں کا قرآن کا مطالعہ ہے۔ بائیولوجی ہو یا انجنیئر نگ، سوشیالوجی ہو یا سیاسیات، غرض جو بھی علوم ہوں ان کی بنیاد واضح نشانیوں کے ساتھ قرآن میں موجود ہے۔ سائنسدان آج اس مقام پر پہنچے ہیں کہ کائنات دن بدن بڑھتی جاتی ہے لیکن قرآن مجید نے اس کو تقریباً چودہ سو سال پہلے بتا دیا تھا۔ سائنس نے آج سے سو سال پہلے یہ بات بھی ثابت کر دی ہے کہ واقعہ معراج ایک حقیقت ہے اس میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں، ٹائم ٹریولنگ کے زریعے اتنے وقت میں یہ کام کیے جا سکتے ہیں۔ اگر ہم قرآن مجید پہ غور کریں تو دل کے تالے کھلتے چلے جاتے ہیں اور آج کے حالات قرآن ہمارے سامنے کھول کھول کر بیان فرما دیتا ہے۔ اللہ ہمیں قرآن کو پڑھنے اور اس پر غور کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

◆◆◆◆◆◆

درود وسلام کی فضیلت

① سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر 10 رحمتیں نازل فرمائیں گے۔

(سنن ابی داؤد، جلد اول کتاب الصلوۃ:1530۔ مسلم، کتاب الصلوۃ)

② سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح مجھ میں لوٹا دیتے ہیں حتی کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (سنن ابی داؤد، جلد دوم کتاب المناسك:2041)

③ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ کلمات کہے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

"رضيت بالله ربا و بالاسلام دينا وبمحمد رسولا"

''میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر خوش ہوں۔'' (سنن ابی داؤد، جلد اول کتاب الصلوۃ:1529)

④ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان لٹکی رہتی ہے ذرا اوپر نہیں چڑھتی جب تک نبی ﷺ پر درود نہ بھیجے۔

(جامع ترمذی، جلد اول باب الصلوۃ:486)

⑤ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو آدمی مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر 10 مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے، اس کی 10 غلطیاں معاف ہو جاتی ہیں اور اس کے 10 درجات بلند ہو جاتے ہیں۔ (نسائی)

⑥ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن میرے قریب سب سے زیادہ وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجتے ہیں۔ (ترمذی)

⑦ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ تشریف لائے، آپ ﷺ کے چہرہ پر خوشی کے آثار تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا آپ ﷺ کا رب فرماتا ہے۔ اے محمد ﷺ، کیا آپ ﷺ کو پسند نہیں کہ آپ کی امت کا جو آدمی آپ پر ایک بار درود بھیجے میں اس پر 10 بار درود بھیجوں اور جو آدمی آپ ﷺ پر ایک بار سلام بھیجے تو میں اس پر ⑩ ① بار سلامتی نازل کروں۔ (نسائی)

⑧ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ میں دعا مانگتے وقت آپ ﷺ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجتا ہوں۔ میں آپ ﷺ پر کس قدر درود بھیجوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا جس قدر تم چاہو۔ میں نے عرض کیا چوتھائی کے برابر؟ آپ ﷺ نے فرمایا جس قدر تم چاہو اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا نصف کے برابر۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس قدر تم چاہو اگر (نصف سے) زیادہ کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا 2 تہائی کے برابر۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس قدر تم چاہو اگر زیادہ کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا میں اپنی دعا کے تمام اوقات آپ ﷺ کے لئے ہی خاص کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا پھر تو تمہاری تمام ضرورتیں پوری ہو جائیں گی اور تمہارے گناہ بھی معاف ہو جائیں گے۔ (ترمذی)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنین سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ ”اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، اے مومنو! تم بھی نبی ﷺ پر درود بھیجو۔“ اس آیت سے حضور ﷺ کی ذات اقدس پر درود پڑھنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے۔ آیئے ہم دیکھتے ہیں کہ اس کا معاشرے کے لیے کیا فائدہ ہے؟ جب اہل کفار ہمیں رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھتے ہوئے دیکھتے ہیں تو انھیں یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ مسلمان اپنے نبی ﷺ سے

بے حد پیار کرنے والے ہیں آخر کوئی تو وجہ ہے کہ مسلمان اس قدر دیوانہ وار اپنے قائد سے الفت رکھتے ہیں، اس سوال کے تحت وہ اسلام کے مطالعے پر مجبور ہوتے ہیں۔ بہت سے لوگوں نے تاریخ سے صحابہ کرامؓ کی نبی اکرم ﷺ سے محبت کا مطالعہ کیا اور متاثر ہوئے اور واقعات کو اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے۔ مزید براں دعاؤں کی قبولیت کے لیے درود کا پڑھنا بہت ضروری ہے۔ اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شان وشوکت کا بھی تذکرہ ہے جس سے مسلمانوں کا جناب ابرہیم علیہ السلام سے رشتہ واضح ہوتا ہے جو کہ اہل کتاب کے لیے ایک بہت بڑا درس ہے۔

◆◆◆◆◆◆

دعا کی فضیلت

① سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا دعا عبادت ہی ہے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بطور دلیل) قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ﴾

''اور تمہارے رب نے ارشاد فرمایا ہے۔ مجھ سے دعا مانگا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا بلاشبہ جو لوگ میری بندگی کرنے سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہوکر جہنم میں داخل ہوں گے۔'' (ترمذی)

② سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا پروردگار بلند اور برکت والا ہر رات کو جس وقت رات کا اخیر تیسرا حصہ رہ جاتا ہے۔ پہلے آسمان پر اترتا ہے۔ فرماتا ہے کون مجھ سے دعا کرتا ہے۔ میں قبول کروں۔ کون مجھ سے مانگتا ہے میں دوں۔ کون مجھ سے بخشش چاہتا ہے میں اس کو بخش دوں۔ (بخاری، جلد اول کتاب التهجد حديث:1079)

③ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اپنے بندہ کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں اور جب بھی وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ (مسلم، کتاب الذك والدعاء والتوبة والاستغفار)

④ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان بھی اپنے بھائی کے لئے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تمہارے لیے بھی اس کی طرح ہو۔ (مسلم، کتا ب الذکر والدعا والتوبة والا ستغفا ر)

⑤ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارا پروردگا رصاحب شرم وحیاء اور جودوسخا ہے جب بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اسے انہیں خالی (نامراد) لوٹاتے ہوئے حیا آتی ہے۔

(سنن ابی داؤد، جلد اول کتاب الصلوٰۃ:1488)

⑥ سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے سید (آقا، خاوند) بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کے حق میں دعا کرتا ہے تو فرشتے آمین کہتے ہیں کہ تمہارے کے لیے بھی یہی کچھ ہو۔ (سنن ابی داؤد، جلد اول کتاب الصلوٰۃ:1536)

⑦ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شک ہی نہیں وہ ضرور قبول ہوتی ہیں (۱) والد کی دعا (۲) مسافر کی دعا (۳) اور مظلوم کی دعا۔ (سنن ابی داؤد، جلد اول کتاب الصلوٰۃ:1536۔ ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجه)

⑧ سیدنا معاذ بن جبل بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان باوضو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے (سوجاتا ہے) اور رات کو بیدار ہونے پر اللہ تعالیٰ سے خیر و برکت کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو مانگی ہوئی چیز عطا کردیتا ہے۔ (ابوداؤد)

⑨ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت کا مغز ہے۔ (ترمذی)

⑩ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں دعا سے زیادہ کسی چیز کو بلند مرتبہ حاصل نہیں ہے۔ (ترمذی، ابن ماجه)

⑪ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تقدیر کو صرف دعا ہی بدل سکتی ہے اور عمر میں اضافہ صرف نیک اعمال سے ہوسکتا ہے۔ (ترمذی)

⑫ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی اللہ تعالیٰ سے

سوال نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتے ہیں۔ (ترمذی)

⑬ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے جس آدمی کے لئے دعا مانگنے کا دروازہ کھل گیا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھل گئے اور اللہ تعالیٰ سے جتنی چیزوں کا سوال ہوتا ہے ان میں سے اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند یہ ہے کہ اس سے (دنیا و آخرت کی تمام آفات سے) حفاظت کا سوال کیا جائے۔ (ترمذی)

⑭ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر آدمی اپنے رب سے اپنی تمام ضروریات طلب کرے یہاں تک کہ اگر جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ سے طلب کرے۔ (ترمذی)

علامہ اقبالؒ نے کیا خوب کہا تھا:

متاع بے بہا ہے درد و سوزِ آرزو مندی
مقام بندگی دے کر نہ لوں شانِ خداوندی

انسان کو یہ اختیار حاصل ہے کہ جب چاہے جو چاہے اور جتنا چاہے اپنے رب سے مانگ سکتا ہے اس پہ کسی قسم کی پابندی عائد نہیں ہے، بلکہ اگر وہ اپنے خالق و مالک سے نہ مانگے تو وہ ناراض ہوتا ہے۔ شریعت نے دعا کو اصل عبادت قرار دیا ہے، کیوں کہ اسی سے تو عقیدے کا پتا چلتا ہے کہ انسان کس کو رازق، داتا اور مشکل کشا سمجھتا ہے۔ انسان کو جب مصیبت آن پڑتی ہے تو تب وہ اللہ کو یاد کرتا ہے لیکن باوجود اس بات کہ اللہ تعالیٰ ہر کسی کو عطا کرتے رہتے ہیں۔ ہم جو نماز پڑھتے ہیں تو حقیقت میں وہ بھی ایک دعا ہے جو ہم اپنے لیے مانگ رہے ہوتے ہیں، دنیا میں کوئی ایسا دین موجود نہیں ہے جس نے ہر کام انسان ہی کہ فائدے کے لیے بنایا ہو سوائے اسلام کے۔ جب انسان دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دعا کے بدلے میں آنے والی کسی مصیبت کو ٹال دیتا ہے جس سے معاشرہ بڑے عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔ الغرض دعا معاشرے کے حوالے سے بھی اہم کردار رکھتی ہے۔ اللہ ہمیں دعائیں مانگنے والا بنائے اور ہماری دعاؤں میں اثر پیدا فرمائے۔ آمین

اذکار کی فضیلت

① رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں اگر کسی پر کوئی مصیبت یا آزمائش آجائے تو وہ اسے پڑھے تو اسے نجات مل جائے گی وہ یونس علیہ السلام کی دعا ہے:
﴿لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾

② سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص رات کو جاگ اٹھے پھر یہ کہے۔

"لا اله الا الله وحده لاشريك له ، له الملك وله الحمد ، وهو على كل شئى قدير۔ الحمدلله وسبحان الله ولا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله"

پھر دعا مانگے یا یوں کہے یا اللہ مجھ کو بخش دے تو اس کی دعا قبول ہوگی اگر وضو کرے اور نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول ہوگی۔

(بخاری، جلد اول کتاب التهجد حدیث نمبر:1088)

③ سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا طہارت (صفائی ستھرائی) نصف ایمان ہے اور الحمدللہ ترازو کو بھر دے گا (یعنی اس قدر اس کا ثواب ہے کہ اعمال تولنے والا ترازو اس کے اجر سے بھر جائے گا) اور سبحان اللہ اور الحمدللہ دونوں (اجر وثواب کے اعتبار سے) آسمانوں اور زمین کے درمیان کی جگہ کو بھر دیں گے اور نماز نور ہے اور صدقہ (مومن ہونے کی) دلیل ہے اور صبر روشنی ہے اور قرآن یا تو تمہارے موافق دلیل ہوگا (اگر سمجھ کر پڑھا اور اس پر عمل کیا) ورنہ تمہارے خلاف دلیل ہوگا (اگر اس کا مرتبہ

نہ جانا اور عمل نہ کیا) ہر آدمی جب صبح کو اٹھتا ہے تو اپنے آپ فروخت کر دیتا ہے (یا نیک کام کر کے اپنے آپ کو آزاد کرتا ہے یا برے کام کر کے اپنے آپ کو تباہ کر لیتا ہے)

(مسلم، کتاب الطهارة)

④ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو آدمی ہر دن صبح اور شام کے وقت 3 بار یہ دعا مانگتا ہے تو اس کو کوئی چیز تکلیف نہ دے گی۔

"بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ"

''اللہ کے نام کے ساتھ (مدد طلب کرتا ہوں) جس کے ذکر کے ساتھ زمین اور آسمان میں کوئی چیز تکلیف نہیں دے سکتی، وہ زیادہ سننے والا اور زیادہ علم والا ہیں۔''

عثمانؓ کہتے ہیں کہ میں فالج زدہ تھا۔ ایک آدمی میری طرف دیکھنے لگا تو میں نے اس سے کہا تم مجھے کیوں دیکھ رہے ہو؟ یقین کرو۔ حدیث اسی طرح ہے جس طرح میں نے تمہیں بتائی ہے۔ البتہ میں اس دن یہ دعا پڑھنا بھول گیا تھا اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر پوری ہوگئی۔

(ابن ماجه، ترمذی، ابوداؤد)

⑤ سیدنا ابوعیاش زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو آدمی صبح کے وقت یہ دعائیہ کلمات کہے گا

"لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئی قدير"

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اسی کے لئے حمد وثنا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

تو اسے اسماعیلؑ کی اولاد سے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب حاصل ہوگا اور اس کے نامہ اعمال میں 10 نیکیاں شامل ہوں گی اور 10 برائیاں مٹادی جائیں گی اور 10 درجات بلند ہونگے اور وہ شام تک شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا اور اگر یہ کلمات شام کے وقت

کہے تو اس کے لئے صبح تک اسی کے مطابق بدلہ ہوگا۔ (ابو داؤد، ابن ماجہ)

⑥ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں اپنے رب سے یوں دعا مانگی۔

﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ اِنِّیۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ﴾ (الانبیاء ۸۷)

''آپ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، آپ پاک ہیں جب کہ میں ہی ظلم کرنے والوں میں سے ہوں)۔ جو مسلمان بھی ان کلمات کے ساتھ دعا کرتا ہے تو اس کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔'' (ترمذی)

⑦ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی مسلمان صبح اور شام 3 بار (یہ کلمات) کہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو خوش فرمادیں گے۔

"رضيت با لله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد نبيا"

''میں نے اللہ تعالیٰ کو رب، اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر تسلیم کیا۔''

(ترمذی)

⑧ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی نے اللہ تعالیٰ سے 3 بار جنت مانگی تو جنت اس کے حق میں یہ دعا کرتی ہے۔

"اللهم ادخله الجنة"

''اے اللہ اس کو جنت میں داخل فرمادیجئے۔''

جس آدمی نے 3 بار دوزخ سے پناہ طلب کی تو آگ یہ دعا کرتی ہے۔

"اللهم اجره من النار"

''اے اللہ اس کو دوزخ سے محفوظ فرمالیجئے۔'' (ترمذی، نسائی)

⑨ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے صبح اور شام سبحان اللہ وبحمدہ سو مرتبہ پڑھا تو کوئی شخص قیامت کے دن اس سے افضل عمل لے کر نہیں آئے گا سوائے اس شخص کے جو اس کے برابر یا اس سے زیادہ پڑھے۔ ایک روایت

میں یہ فضیلت سبحان الله العظیم وبحمده کے بارے میں آئی ہے۔ (مسلم، ابو داؤد)

⑩ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول مجھے رات بچھو کے کاٹنے سے بہت تکلیف پہنچی۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تم شام کے وقت یہ کلمات کہہ لیتے:

"اعوذ بکلمات الله التامات من شر ما خلق"

''میں اللہ تعالیٰ کے سارے (نفع دینے والے شفا دینے والے) کلمات کے ذریعہ اس کی تمام مخلوق کے شر سے پناہ چاہتا ہوں) تو تمہیں بچھو کبھی نقصان نہ پہنچا سکتا۔'' (مسلم)

⑪ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہونے اور کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے یہاں تمہارے لئے نہ رات ٹھہرنے کی جگہ ہے اور نہ رات کا کھانا ہے۔ اور جب گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ یہاں تمہیں رات رہنے کی جگہ مل گئی اور جب کھانے کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ یہاں تمہیں رات رہنے کی جگہ اور کھانا بھی مل گیا۔ (مسلم)

⑫ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص اپنے گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے

"بسم الله توكلت على الله لاحول ولا قوة الا بالله"

''میں اللہ کا نام لے کر نکل رہا ہوں، اللہ ہی پر میرا بھروسہ ہے کسی خیر کے حاصل کرنے یا کسی شر سے بچنے میں کامیابی اللہ ہی کے حکم سے ہوسکتی ہے۔''

اس وقت اس سے کہا جاتا ہے (یعنی فرشتے کہتے ہیں) تمہارے کام بنا دیئے گئے اور تمہاری ہر شر سے حفاظت کی گئی۔ شیطان (نامراد ہوکر) اس سے دور ہو جاتا ہے۔ (ترمذی)

⑬ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھ لے:

"الحمد لله الذی عافانی مما ابتلاك به وفضلنی علی كثير ممن خلق تفضيلا"

''سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے مجھے اس حال سے بچایا جس میں تمہیں مبتلا کیا اور اس نے اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت دی۔''

تو اس دعا کا پڑھنے والا اس پریشانی سے زندگی بھر محفوظ رہے گا خواہ وہ پریشانی کیسی ہی ہو۔ (ترمذی)

⑬ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر اس پر دم کرتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مرض وفات (وہ مرض جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا) میں مبتلا تھے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دم کرتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پھیرتی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں میرے ہاتھ سے زیادہ برکت تھی۔ (مسلم، کتاب السلام)

⑭ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ سے آگاہ نہ کروں؟ میں نے کہا۔ کیوں نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لاحول ولا قوة الا بالله"

''گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ کی طرف سے ہے۔'' (مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار)

⑮ سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی جگہ ٹھہرے اور یہ دعا مانگ لے تو جب تک وہ اس جگہ سے روانہ نہیں ہوگا اس کو کوئی چیز بھی اللہ کے حکم سے نقصان نہیں پہنچائے گی۔

"اعوذ بكلمات الله التامات من شر ماخلق"

''میں ہر مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں۔''

(مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار)

⑯ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا سب سے پسندیدہ کلمات نہ بتاؤں؟ میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتلائیں کہ اللہ تعالیٰ کو کیا زیادہ پسند ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سبحان الله وبحمده"

''اے اللہ آپ اپنی تعریفوں کے ساتھ پاک ہیں۔''

(مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا تو ساتھ ہی اس کے ہر مسئلے کا حل بھی وضع فرما دیا۔ اسلام ایسا دین ہے کہ یہ صبح ہو یا شام دن ہو یا رات ہر وقت اپنے ماننے والے کو مکمل آگاہی فراہم کرتا ہے۔ اسلام انسان کو وقت کا پابند بناتا ہے اور عقائد کو مضبوط سے مضبوط تر کرتا ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مسائل پیدا فرمائے ہیں وہاں اس کا حل بھی بھیجا ہے، کوئی مسئلہ ایسا نہیں ہے کہ جس کا حل موجود نہ ہو۔ اسلام نے انسان کے شب و روز کو محفوظ ترین کر دیا ہے، اسے مختلف اوقات کے متعلق مختلف دعائیں یاد کروا دی ہیں تاکہ وہ ہر بلا سے لڑ جائے اور اسے کسی قسم کی کوئی پرواہ نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی موجودگی کا واضح ثبوت دینے کے لیے صبح و شام کے اذکار وضع فرمائے ہیں اور جس شخص کا ایمان کامل و پختہ ہوگا اسے کبھی بھی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صبح و شام کے اذکار پابندی سے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

◆◆◆◆◆◆

اللہ کے ذکر کی فضیلت

① سیدنا ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد سُبحَان اللّٰه ، الْحَمْدُلِلّٰهِ اور اَللّٰه اَکْبَرْ 33 بار کہے یہ 99 کلمے ہوں گے اور ایک بار یہ پڑھے۔

"لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِير"

''اللہ کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں۔ اُسی کی سلطنت ہے اور اُسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

یہ پڑھنے والے کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ (مسلم ، کتاب المَسَاجِدِ وَمَوْاضِعِ الصَّلوٰة)

② سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی اقتدا میں ہم نماز پڑھ رہے تھے کہ نمازیوں میں ایک شخص نے یہ ذکر کیا۔

"اَللّٰـهُ اَكْبَـرْ كَبِيـرًا وَّ الْـحَـمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّ اَصِيلاً"

''اللہ بہت بڑا ہے۔ سب بڑائی اسی کیلئے ہے اور بہت ساری تعریفیں اسی کے لئے ہیں اللہ ہی کی پاکی ہے صبح وشام۔''

رسول اکرم ﷺ نے پوچھا کہ کس نے یہ کلمات کہے تو لوگوں میں سے ایک شخص نے

عرض کیا کہ میں اے اللہ کے رسول ﷺ تو آپ ؐ نے فرمایا مجھے تعجب ہوا کہ اس کے لئے آسمان کے دروازے کھولے گئے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ مزید بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے یہ بات سنی میں نے اِن کلمات کو کبھی نہیں چھوڑا۔

(مسلم، کتاب المَسَاجِدِ وَمَوا ضِحِ الصلوۃ)

③ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اس گھر کی مثال جس میں اللہ عزوجل کو یاد کیا جاتا اور اس گھر کی مثال جس میں اللہ عزوجل کو یاد نہیں کیا جاتا زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔ (مسلم، کتاب صَلوٰۃ الْمسَافِر و قصرِهَا)

④ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص سو جاتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر 3 گرہ لگاتا ہے ہر گرہ پر پھونک دیتا ہے کہ ابھی رات بہت لمبی ہے۔ جب کوئی بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور جب وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے جب مکمل نماز پڑھ لیتا ہے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہے پھر وہ صبح کو ہشاش بشاش اٹھتا ہے ورنہ صبح کو سستی کے ساتھ اٹھتا ہے۔

(مسلم، کتاب صَلوٰۃ الْمسَافِر و قصرِهَا)

⑤ سیدنا عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص رات کو سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لے وہ اس کو (ہر ناگہانی آفت، شیطان کی فتنہ انگیزیوں سے) کافی ہوں گی۔ (مسلم، کتاب فضائل القرآن)

⑥ سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلمات چار ہیں۔

"سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَآاِلٰهَ اِلَا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَر"

''ترجمہ: اللہ پاک ہے، تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں، اور اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اور اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے۔''

تم ان میں سے جس کلمہ کو پہلے کہو کوئی حرج نہیں۔ (مسلم، کِتابُ الآداب)

⑦ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کسی جگہ بیٹھے اور وہاں اللہ کا ذکر نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے نقصان ہوگا اور جو شخص خواب گاہ میں لیٹے اور وہاں اللہ کا ذکر نہ کرے تو یہ اس کے لئے باعث نقصان ہوگا۔ (سنن ابی داؤد جلد سوئم، کتاب الادب)

⑧ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیت اللہ کا طواف کرنا، صفا ومروہ کے درمیان سعی کرنا (شیطان کو) کنکریاں مارنا (یہ سب کچھ) اللہ تعالیٰ کی یاد (ذکر) قائم کرنے کے لئے ہیں۔ (سنن ابی داؤد، جلد دوم کتاب المناسك)

⑨ سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے وقت ان کے پاس سے تشریف لے گئے اور یہ اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھی ہوئی (ذکر میں مشغول تھیں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز کے بعد تشریف لائے تو یہ اسی حال میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ تم اسی حال میں ہو جس پر میں نے چھوڑا تھا؟ انہوں نے عرض کیا۔ جی ہاں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں نے تم سے جدا ہونے کے بعد چار کلمے تین مرتبہ کہے۔ اگر ان کلمات کو ان سب کے مقابلہ میں تولا جائے جو تم نے صبح سے اب تک پڑھا ہے تو وہ کلمے بھاری ہو جائیں۔ وہ کلمے یہ ہیں۔

"سبحان الله وبحمده عدد خلقه ورضا نفسه وزنة عرشه ومداد كلماته"

''میں اللہ تعالیٰ کی مخلوقات کی تعداد کے برابر، اس کی رضا، اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کے لکھنے کی سیاہی کے برابر اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تعریف بیان کرتا ہوں۔'' (مسلم)

⑩ سیدنا اغر مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے دل پر بھی غبار (غلاف) سا آجاتا ہے اور میں دن میں ستر بار اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

(سنن ابی داؤد، جلد اول، کتاب الصّلوٰۃ)

⑪ سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسا بہترین عمل نہ بتاؤں جو اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت ہی زیادہ اجر وثواب والا، جنت میں درجات بلند کرنے والا، سونا چاندی کے خرچ کرنے سے بہتر اور جہاد کرنے سے بھی بہتر ہو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا ضرور بتائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ عمل اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنا ہے۔ (ترمذی، احمد، ابن ماجه)

جس شخص سے انسان محبت کرتا ہے تو ہر طرف اور ہر جگہ اپنے محبّ کا تذکرہ کرتا پھرتا ہے تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک شخص اللہ سے محبت کرتا ہے لیکن اس کی محفلیں اللہ کے ذکر سے خالی ہوں۔ ایسے شخص کے دعوے پہ ہرگز یقین نہیں کیا جائے گا۔ جو شخص بھی اللہ سے محبت کرتا ہے تو وہ اللہ کو یاد رکھتا ہے۔ اور یہ تو ممکن ہی نہیں کہ کوئی اللہ وحدہ لاشریک کو یاد کرے تو اللہ رب رحمان اسے بدلہ نہ عطا فرمائے۔ اللہ کا ذکر کرنے والا اللہ کے قریب تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کے درمیان زندگی اور موت کا فرق ہے۔ نیز جو شخص اپنے رب کو یاد رکھتا ہے وہ کبھی بھی معاشرے کے لیے نقصان کا باعث نہیں بن سکتا، وہ جب بھی گناہ کو سوچے گا تو اسے اللہ کی یاد گھیر لے گی اور وہ ضرور گناہوں سے بچ جائے گا اور دنیا کی حرص سے بھی محفوظ رہے گا۔ اللہ ہمیں اپنی زبانیں ذکر الٰہی سے تر رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

◆◆◆◆◆◆